

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَآءً فَاَنْبَتْنَا بِهِ حَبَآئِقَ ذٰتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ

اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ اَللّٰهُ مَعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُوْنَ ۝۶۰

(النمل: ۶۰)

آیات ۶۰ تا ۶۱

مظاہر قدرت کا خالق کون ہے؟

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	بھلا وہ کون ہے جس نے بنایا آسمانوں اور زمین کو
وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَآءً	اور نازل کیا تمہارے لیے آسمان سے پانی
فَاَنْبَتْنَا بِهِ حَبَآئِقَ ذٰتَ بَهْجَةٍ	پھر ہم نے اگائے اُس کے ذریعہ باغات رونق والے
مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ	نہیں تھا ممکن تمہارے لیے کہ تم اگا سکتے اُن کے درخت
اَللّٰهُ مَعَ اللّٰهِ	کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ؟
بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُوْنَ ۝۶۰	بلکہ وہ لوگ (پھر بھی اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو) برابر ٹھہرا رہے ہیں۔
اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا	بھلا وہ کون ہے جس نے بنایا زمین کو جائے قرار

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَجَعَلَ خِلَافَهَا اَنْهَرًا	اور جاری کر دیں اُس کے درمیان نہریں
وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِي	اور بنائے اُس کے لیے بوجھ (پہاڑ)
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا	اور رکھ دی دو دریاؤں کے درمیان آڑ
عَالِهَ مَعَ اللّٰهِ	کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ؟
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۱	بلکہ اُن میں سے اکثر جانتے نہیں ہیں۔

ان آیات میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے لکارنے کے انداز میں شرک کرنے والوں کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا کہ :

i- بلند و بالا آسمان کس نے بنائے ہیں؟

ii- وسیع و عریض زمین کس کی تخلیق ہے؟

iii- آسمان سے بارش کون برساتا ہے؟

iv- بارش کے ذریعہ حسین باغات کون اگاتا ہے؟

v- زمین کو سکون و راحت کا مقام کس نے بنایا ہے؟

vi- زمین میں نہریں کس نے بہادی ہیں؟

vii- زمین پر توازن قائم رکھنے کے لیے بوجھل پہاڑ کس نے نصب کیے ہیں؟

viii- بیٹھے اور نمکین پانی کی آمیزش روکنے کا سامان کس نے کیا ہے؟

کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود ہے جو مذکورہ بالا کارنامے انجام دے سکے؟ نہیں! یہ کارگیری صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ افسوس ہے شرک کرنے والوں پر!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۶۲

بے کسوں کی فریاد کون سنتا ہے؟

اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ	بھلا وہ کون ہے جو قبول کرتا ہے دعا ایکٹ بے کس کی جب وہ پکارتا ہے اُسے
وَيَكْشِفُ السُّوْءَ	اور دُور کرتا ہے اُس کی تکلیف کو
وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ	اور جس نے بنایا ہے تمہیں زمین میں خلیفہ
ءَالِهَ مَعَ اللّٰہِ	کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ؟
قَلِيْلًا مَّا تَذْكُرُوْنَ ﴿۶۲﴾	بہت ہی کم نصیحت ہے جو تم قبول کرتے ہو۔

یہ آیت شرک کرنے والوں سے پوچھ رہی ہے کہ کون ہے جو دکھ درد کے ماروں کی فریادیں سنتا ہے اور اُن کی مشکلات آسان کرتا ہے؟ رحمت کا یہ سامان اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اُسی نے انسان کو زمین میں خلافت کے شرف سے نوازا ہے اور کائنات کو اُس کی خدمت میں لگا دیا ہے۔ لیکن انسانوں میں بہت کم ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار ہیں۔

## آیات ۶۳ تا ۶۴

محسن حقیقی کون ہے؟

اَمَّنْ يَهْدِيْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	بھلا وہ کون ہے جو راہ دکھاتا ہے تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں
وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّیْحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَیْ رَحْمَتِہٖ	اور بھیجتا ہے ہوائوں کو خوشخبری بنا کر آگے آگے اپنی رحمت (بارش) کے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کيا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ؟	ءَالِهَۃٌ مَّعَ اللّٰهِ
بلند و برتر ہے اللہ اُن سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔	تَعْلٰی اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾
بھلا کون ہے جو ابتدا کرتا ہے تخلیق کی	اَمَّنْ يَّبْدُؤُا الْخَلْقَ
پھر دہراتا ہے اُسے	ثُمَّ يُعِيدُہٗ
اور کون ہے جو رزق دیتا ہے تمہیں آسمان اور زمین سے	وَمَنْ يَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
کيا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ؟	ءَالِهَۃٌ مَّعَ اللّٰهِ
اے نبی! فرمائیے لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔	قُلْ هَاتُوْا بُرْہَانُکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۴﴾

ان آیات میں شرک کرنے والوں کو جھنجھوڑا گیا ہے کہ وہ غور کریں :

i- سمندر اور خشکی میں سفر کے دوران صحیح سمت کی طرف جانے کی قدرتی علامات یعنی پہاڑ، کھائیاں، ندی، نالے، دریا، جنگلات،

ستارے کس نے پیدا کیے ہیں؟

ii- اللہ تعالیٰ کی رحمت یعنی بارش کی آمد سے قبل ٹھنڈی ہواؤں کی صورت میں بشارت کون بھیجتا ہے؟

iii- کائنات کی ہر شے کو کس نے بنایا ہے اور جو دوبارہ بھی اُن کی تخلیق پر قدرت رکھتا ہے؟

iv- آسمان و زمین سے انسانوں کا رزق کون پیدا کرتا ہے؟

مذکورہ بالا نعمتیں محسن حقیقی اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کی ہیں۔ شرک کرنے والوں کے لیے چیلنج ہے کہ وہ اپنے شرک کے جواز کے لیے واضح دلیل پیش کریں۔

### آیات ۶۵ تا ۶۶

شرک کا سبب انکارِ آخرت ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اے نبی! فرمائیے نہیں جانتا جو بھی ہے آسمانوں اور زمین میں غیب کو سوائے اللہ کے	قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ
اور نہیں جانتے (انسان اور جنات) کہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔	وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾
بلکہ ختم ہو گیا ہے کہ اُن کا علم آخرت کے بارے میں	بَلِ دَرَكَ عَلَيْهِمْ فِي الْآخِرَةِ
بلکہ وہ شک میں ہیں اس کے بارے میں	بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا
بلکہ وہ اس سے اندھے ہو رہے ہیں۔	بَلْ هُمْ مِنْهَا عَمُونَ ﴿٦٦﴾

یہ آیات واضح اعلان کر رہی ہیں کہ آسمانوں اور زمین کے پوشیدہ راز صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ جن انسانوں کو مشرکین نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا ہے وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ اُنہیں مرنے کے بعد دوبارہ کب اُٹھایا جائے گا؟ مشرکین کے غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل اور شرک کرنے کی اصل وجہ آخرت سے غفلت یا انکارِ آخرت ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ اُن سے اُن کے اعمال کے بارے میں باز پرس ہو۔ لہذا وہ یا تو سرے سے آخرت اور اُس میں ہونے والے حساب کتاب کا انکار کر دیتے ہیں یا من گھڑت معبودوں کی سفارش کی امید پر آخرت میں بچ نکلنے کا عقیدہ تراش لیتے ہیں۔ البتہ ضمیر اُنہیں جھنجھوڑتا رہتا ہے کہ برائی کا برابرہ اور بھلائی کا اچھا بدلہ مل کر رہے گا۔ لیکن وہ ضمیر کی آواز کو دبا کر جانتے بوجھتے اندھے بنے ہوئے ہیں۔

آیات ۶۷ تا ۷۲

آخرت کا صاف انکار

اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
کیا جب ہم ہو جائیں گے مٹی	ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَابَاؤُنَا	اور ہمارے باپ دادا بھی
اٰیْنَا لَمْخَرَجُوْنَ ﴿۲۰﴾	کیا واقعی ہم ضرور نکالے جانے والے ہیں؟۔
لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ	یقیناً وعدہ یہ کیا گیا تھا ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے اس سے پہلے
اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۱﴾	یہ نہیں ہے مگر کہانیاں پہلے لوگوں کی۔
قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ	اے نبی! فرمائیے چلو پھر زمین میں
فَاَنْظُرُوْا کِیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۲﴾	پھر دیکھو کیسا ہوا انجام مجرموں کا۔
وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ	اور نہ افسوس کریں اُن پر
وَلَا تَكُنْ فِیْ ضَلٰیْقٍ مِّمَّا یَسْکُرُوْنَ ﴿۲۳﴾	اور نہ ہوں مبتلا کسی تنگی میں اُن چالوں سے جو وہ چل رہے ہیں۔
وَقِیْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ	اور وہ کہتے ہیں کب پورا ہوگا یہ (عذاب کا) وعدہ
اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۴﴾	اگر تم سچے ہو۔
قُلْ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ رَدْفٌ لَّکُمْ	فرمائیے ممکن ہے کہ وہ ہو پیچھے ہی لگا ہوا تمہارے ساتھ
بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۵﴾	اُس عذاب کا کچھ حصہ جو تم جلدی مانتے رہے ہو۔

ان آیات میں کفار کا یہ گمراہ کن قول بیان کیا گیا کہ کیسے ممکن ہے جب ہماری اور ہمارے باپ دادا کی ہڈیاں مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں، انہیں زندہ کر کے نکالا جائے؟ ایسے ڈراوے ہمارے اسلاف کو بھی دیے گئے تھے لیکن یہ سب محض پچھلے لوگوں کے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

افسانے ہیں۔ وہ اللہ کے رسول سے مطالبہ کرتے کہ بتائیے کہ عذاب اگر واقعی آنے والا ہے تو کب آئے گا؟ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ اُن کے اعتراضات پر غمگین نہ ہوں۔ اُنہیں بتائیے کہ عذاب واقع ہونے والا ہے اور وہ بہت ہی قریب ہے۔ البتہ ذرا غور کرو کہ ماضی میں جن قوموں نے رسولوں کی تعلیمات کا انکار کیا اُن کا کیا انجام ہوا؟ دانشمندی یہ ہی ہے کہ اُن کے انجام سے عبرت پکڑو اور نبی ﷺ کی ہر بات کی تصدیق کرو۔

### آیات ۳ تا ۵۷

#### اللہ تعالیٰ کی بے مثال عظمت

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۳﴾	اور اے نبی! بے شک آپ کا رب یقیناً فضل کرنے والا ہے لوگوں پر
وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۴﴾	اور لیکن اُن میں سے اکثر شکر ادا نہیں کرتے۔
وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿۵﴾	اور بے شک آپ کا رب یقیناً جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اُن کے سینے
	اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔
	اور نہیں ہے کوئی غائب ہونے والی چیز آسمان اور زمین میں
	مگر وہ موجود ہے واضح کتاب میں۔

یہ آیات عظمتِ باری تعالیٰ کے بیان پر مشتمل ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ بندوں کی ناشکری کے باوجود اُن پر بہت احسانات فرمانے والا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر شخص کیا ظاہر کر رہا ہے اور کیا چھپا رہا ہے۔ وہ تو آسمان و زمین کے ہر راز سے واقف ہے اور یہ تمام راز ایک

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

واضح کتاب میں تحریر شدہ ہیں۔ اپنے فضل کی وجہ سے وہ مجرموں پر سے عذاب ہٹا رہا ہے لیکن اگر وہ باز نہ آئے تو اپنے علم کامل کی بنیاد پر وہ مجرموں کو اُن کے ہر جرم کی سزا ضرور دے گا۔

### آیات ۷۶ تا ۷۸

اللہ تعالیٰ کے کلام کی بے مثال عظمت

بے شک یہ قرآن بیان کرتا ہے بنی اسرائیل کے سامنے	إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَفُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ
اکثر ایسی باتیں، وہ جن میں اختلاف کرتے ہیں۔	أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٧٦﴾
اور بے شک وہ یقیناً ہدایت اور رحمت ہے مومنوں کے لیے۔	وَإِنَّهُ لَهْدَىٰ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾
بے شک اے نبی! آپ کا رب فیصلہ فرمائے گا اُن کے درمیان اپنے حکم سے۔	إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ
اور وہی زبردست ہے سب کچھ جاننے والا۔	وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٧٨﴾

ان آیات میں قرآن حکیم کی تین شانیں بیان کی گئی ہیں :

i- بنی اسرائیل نے جن معاملات میں اختلاف کیا، قرآن حکیم نے ان کے حوالے سے اصل حق کو واضح کر دیا۔

ii- قرآن حکیم ایمان لانے والوں کے لیے ہر اعتبار سے ہدایت و رہنمائی ہے۔

iii- قرآن حکیم ایمان لانے والوں کے لیے دنیا و آخرت میں رحمت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

دنیا میں قرآن پر ایمان لانے والے بھی ہیں اور اس کا انکار کرنے والے بھی۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد ان دونوں کے انجام کا فیصلہ فرما دے گا۔ وہ سب کچھ جاننے والا اور زبردست قدرت کا مالک ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۷۹ تا ۸۱

اللہ کے حبیب ﷺ کے لیے دلجوئی

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ	تو اے نبی! بھروسہ کیجئے اللہ پر
إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ⑨	بے شک آپ واضح حق پر ہیں۔
إِنَّكَ لَا تُسَبِّحُ الْمَوْتَى	بے شک آپ نہیں سنا سکتے مردوں کو
وَلَا تُسَبِّحُ الضَّمَّةَ الدَّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ⑩	نہ آپ سنا سکتے ہیں بہروں کو اپنی پکار جب وہ بھاگے جارہے ہوں پیٹھ پھیر کر۔
وَمَا أَنْتَ بِهَدَى الْعُتْبَى عَنْ ضَلَلَتِهِمْ	اور نہ ہی آپ راہ دکھانے والے ہیں اندھوں کو اُن کی گمراہی سے (نکالنے کے لیے)
إِنْ تُسَبِّحُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا	آپ نہیں سنا سکتے مگر اُن کو جو ایمان لاتے ہیں ہماری آیات پر
فَهُمْ مُسْلِمُونَ ⑪	پھر وہ فرمانبرداری اختیار کرنے والے ہیں۔

کفار کے بے بنیاد اعتراضات نبی اکرم ﷺ کے لیے انتہائی کرب کا باعث تھے۔ ان آیات میں آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ واضح حق پر ہیں لہذا کفار کے مقابلے میں اُسی پر بھروسہ کیجیے۔ یہ کافر حقیقت کے اعتبار سے اندھے، بہرے اور مردہ ہیں۔ آپ ﷺ انہیں زبردستی ہدایت نہیں دے سکتے۔ یہ بحیثیت انسان مرچکے ہیں اور محض حیوانوں کی سطح پر جی رہے ہیں۔ البتہ جس شخص میں واقعی انسانیت بیدار ہے وہ آپ ﷺ کی باتوں پر ایمان لائے گا اور ضرور آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۸۲

## قرب قیامت کی نشانی

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ	اور جب پوری ہو جائے گی بات (یعنی حجت) اُن پر
أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ	ہم نکالیں گے اُن کے لیے ایک جانور زمین سے
تُكَلِّمُهُمْ	وہ باتیں کرے گا اُن سے
أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿۸۲﴾	کیونکہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

اس آیت میں قرب قیامت کی ایک نشانی بیان کی گئی ہے۔ وہ نشانی ایک ایسے جانور کا ظاہر ہونا ہے جو انسانوں کی طرح گفتگو کرے گا اور اُن حقائق کی تصدیق کرے گا جن سے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو آگاہ فرمایا۔ اس کی گفتگو ایسے لوگوں پر حجت ہوگی جو آپ ﷺ کی تعلیمات کا انکار کرنے والے ہوں گے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"قیامت ہرگز واقع نہ ہوگی جب تک دس علامات ظاہر نہ ہو جائیں۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، ایک جانور کا ظاہر ہونا، یا جوج اور ماجوج کی یلغار، دجال کی آمد، حضرت عیسیٰ کا نزول، ایک دھوئیں کا پیدا ہونا، تین زلزلے جن سے مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں زمین دھنس جائے گی اور یمن سے ایسی آگ کا نکلنا جو لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔" (سنن ابی داؤد)

## آیات ۸۳ تا ۸۵

## جھٹلانے والوں کا انجام

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ	اور اُس روز ہم جمع کریں گے ہر امت میں سے ایک گروہ اُن میں سے جو جھٹلاتے تھے ہماری آیات
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بَايْتَنَا	
فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٣﴾	پھر اُن کی الگ الگ گروہ بندی کی جائے گی۔
حَتَّىٰ اِذَا جَاءَ	یہاں تک کہ جب وہ آئیں گے
وَقَالَ اَكْذَبْتُمْ بَايْتِي	پوچھے گا اللہ کیا تم نے جھٹلایا تھا میری آیات کو
وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا	اور تم نہیں سمجھ سکے تھے انہیں علم کے اعتبار سے
اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾	یا کیا تھا جو تم کیا کرتے تھے؟۔
وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا	اور پوری ہو جائے گی (عذاب والی) بات اُن پر، اس لیے کہ وہ ظلم کرتے رہے
فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ ﴿١٥﴾	پھر وہ نہیں بول سکیں گے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت دین کی تعلیمات کو جھٹلانے والے جمع کیے جائیں گے۔ پھر اُن کے جرائم کی شدت کے اعتبار سے اُن کی درجہ بندی کی جائے گی۔ اب اللہ تعالیٰ اُن سے دریافت فرمائے گا کہ آخر کیوں تم نے میری واضح آیات کو جھٹلایا؟ شرم کے مارے وہ بات کرنے کے قابل نہ ہوں گے۔ پھر اُن پر اللہ تعالیٰ کے قانونِ عذاب کا اطلاق ہو جائے گا اور وہ جہنم میں پھینک دیے جائیں گے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ (اے اللہ ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔) آمین !

### آیت ۸۶

#### رات اور دن آخرت کے لیے نشانیاں

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الْبَيْلَ لَيْسِكُنَا فِيْهِ	کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنیادرات کو تاکہ وہ اُس میں آرام کریں
--	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور دن کو روشن بنایا	وَالنَّهَارِ مُبْصِرًا
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو ایمان لانا چاہیں۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۸۶﴾

یہ آیت ایمان بالآخرت کے لیے ایک دلیل بیان کر رہی ہے۔ انسان رات اور دن کی حکمتوں پر غور کرے۔ رات اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نشانی ہے جس میں انسان آرام کرتا ہے۔ دن ایک دوسری نشانی ہے جس میں انسان مختلف امور کے لیے بھاگ دوڑ کرتا ہے۔ جس طرح دن کا جوڑا رات ہے، اسی طرح دنیا کی زندگی کا جوڑا آخرت کی زندگی ہے۔ جس طرح رات کو سونے کے بعد انسان دن میں دوبارہ بیدار ہوتا ہے اسی طرح دنیا میں مرنے کے بعد انسان آخرت میں دوبارہ زندہ ہو کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقت پر سچا اور پختہ ایمان عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۸۷ تا ۸۸

#### روزِ قیامت کی کیفیات

اور جس روز پھونکا جائے گا صور میں	وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ
تو کھبرا جائے گی ہر وہ شے جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ شے جو زمین میں ہے	فَفَزَعَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے	إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ
اور سب آجائیں گے اللہ کی طرف عاجزی اختیار کرتے ہوئے۔	وَكُلُّ أُنثَىٰ ذَخِيرٍ ﴿۸۷﴾
اور تم دیکھو گے پہاڑوں کو، تم سمجھتے ہو انہیں جے ہوئے	وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدًا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور وہ چل رہے ہوں گے جیسے بادلوں کا چلنا ہوتا ہے	وَهِيَ تَمْزُ مَرَّ السَّحَابِ
کاریگری ہے اللہ کی کہ جس نے بنایا ہر چیز کو	صُنَعَ اللّٰهُ الَّذِي اَنْتَقَنَ كُلَّ شَيْءٍ
بے شک وہ خوب جاننے والا ہے اُسے جو تم کر رہے ہو۔	اِنَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝۸۹

یہ آیات روز قیامت ذی شعور مخلوقات اور پہاڑوں پر طاری ہونے والی کیفیات کا تذکرہ کر رہی ہیں۔ اُس روز جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمان وزمین کی جملہ مخلوقات پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ آخر کار سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ آ حاضر ہوں گے۔ وہ پہاڑ جو آج بڑے جے ہوئے نظر آتے ہیں، بادلوں کی طرح چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ بلاشبہ یہ سب کچھ اُس اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو گا جس نے کائنات کی ہر شے کو بنایا ہے اور جو ہر شے کی ہر بات سے واقف ہے۔

### آیات ۸۹ تا ۹۰

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

جو کوئی لائے گا ایک بھلائی تو اُس کے لیے اُس سے بہتر بدلہ ہے	مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌۢ مِنْهَا
اور وہ کسی بھی کھبراہٹ سے اُس روز محفوظ ہوں گے۔	وَهُمْ مِّنْ فَرْجٍۭ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝۹۰
اور جو کوئی لائے گا ایک برائی	وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
تو اوندھے ڈالے جائیں گے اُن کے منہ آگ میں	فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ
تم بدلہ میں نہیں دیے جاؤ گے مگر وہی جو تم کمایا کرتے تھے۔	هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹۱

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان آیات میں انسانوں کے اعمال کے نتائج سے آگاہ کیا گیا۔ جو انسان روزِ قیامت نیکی لے کر آیا یعنی نیکی کرنے کے بعد دکھاوے، تکبر، احسان جتلا کر یا کسی اور جرم کی وجہ سے نیکی کو ضائع نہ کیا، اُسے ایک نیکی کا کئی گنا اجر ملے گا۔ ایسا نیک بخت انسان اُس روز ایک اطمینان کی کیفیت میں ہوگا کہ آج دنیا میں کی گئی نیکیوں کا صلہ ملے گا۔ اُس پر وہ گھبراہٹ طاری نہ ہوگی جو ان لوگوں پر ہوگی جنہوں نے اپنی محنتیں دنیا کی لذتیں حاصل کرنے پر لگادی تھیں۔ کبھی سوچا ہی نہ تھا کہ آخرت کے لیے بھی کچھ کرنا ہے۔ پھر جس بد نصیب نے برائی کی اور روزِ قیامت اُسے لے کر آگیا یعنی برائی سے توبہ نہ کی اُسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ یہ نتیجہ ہوگا برائی کرنے اور اُس سے توبہ نہ کرنے کا۔

### آیات ۹۱ تا ۹۳

#### نبی اکرم ﷺ کے لیے خصوصی ہدایات

اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا	(فرمائیے اے نبی!) بلاشبہ مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں اس شہر کے رب کی جس نے حرمت دی ہے اسے
وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ	اور اُسی کے اختیار میں ہے ہر چیز
وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ	اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہو جانوں فرمانبرداروں میں سے۔
وَاَنْ اَتْلُوَ الْقُرْآنَ	اور یہ کہ میں پڑھتا ہوں قرآن
فَمِنْ اهْتَدَى	تو جو ہدایت قبول کرتا ہے
فَاِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ	تو بے شک وہ ہدایت قبول کرتا ہے اپنے ہی بھلے کے لیے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَنْ ضَلَّ	اور جو گمراہ ہوتا ہے
فَقُلْ اِنَّمَا اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿۹۲﴾	تو فرمائیے بے شک میں تو ہوں ہی خبر دار کرنے والوں میں سے۔
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ	فرمائیے کل شکر اللہ کے لیے ہے
سَيَّرِكُمْ اَيْتِهٖ	جلد ہی وہ دکھائے گا تمہیں اپنی نشانیاں
فَتَعْرِفُونَهَا	تو تم پہچان جاؤ گے اُسے
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۹۳﴾	اور نہیں ہے آپ کا رب بے خبر اُس عمل سے جو تم کر رہے ہو۔

یہ آیات اللہ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کے لیے خصوصی ہدایات کے بیان پر مشتمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تلقین فرمائی کہ:

- i- اُس اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ہر آن بندگی کرتے رہیں جس نے شہر مکہ کو حرمت عطا فرما کر یہاں کے بسنے والوں کو امن دیا۔ وہی اس شہر کا مالک ہے۔ پھر صرف اسی شہر ہی کا نہیں، کائنات کی ہر شے کا اختیار اُسی کے ہاتھ میں ہے۔
- ii- کوئی آپ ﷺ کی دعوت قبول کرے یا نہ کرے آپ ﷺ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے رہیں۔
- iii- آپ ﷺ لوگوں کو قرآن حکیم کا پیغام تسلسل کے ساتھ پہنچاتے رہیں۔ جو قرآن کی دعوت قبول کرے گا اُس کا اچھا بدلہ پا کر رہے گا۔ جو یہ دعوت قبول نہ کرے گا تو اُسے آپ ﷺ برے انجام سے خبردار کر چکے ہیں۔
- iv- اُس اللہ تعالیٰ کا ہر دم شکر ادا کرتے رہیں جو اپنی پہچان کے لیے بے مثال نشانیاں دکھاتا ہی رہے گا۔ وہ اس سے واقف ہے کہ نشانیاں دیکھ کر کون حق تسلیم کرتا ہے اور کون ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتا ہے؟

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ قصص

سیدنا موسیٰؑ کی ایمان افروز داستان

اس سورہ مبارکہ کا غالب حصہ سیدنا موسیٰؑ کی حیات مبارکہ کے اہم واقعات پر مشتمل ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

معمرکہ موسیٰؑ و فرعون کی حکمت	آیات ۶ تا ۶۱
حیاتِ موسیٰؑ کا پہلا دور : ولادت تا مدینِ روانگی	آیات ۷ تا ۲۸
حیاتِ موسیٰؑ کا دوسرا دور : ظہورِ نبوت تا ہلاکتِ فرعون	آیات ۲۹ تا ۴۳
ماضی کے واقعات کا بیان۔ رسالتِ محمدی ﷺ کا ثبوت	آیات ۴۴ تا ۵۰
صالحین اہل کتاب کی تحسین	آیات ۵۱ تا ۵۵
مشرکین مکہ کی بد بختی	آیات ۵۶ تا ۶۱
روزِ قیامتِ مشرکین کا انجام	آیات ۶۲ تا ۶۷
عظمتِ باری تعالیٰ	آیات ۶۸ تا ۷۵
قارون کا واقعہ بطورِ عبرت	آیات ۷۶ تا ۸۲
آخرت میں جزا و سزا	آیات ۸۳ تا ۸۵
مشرکین سے سودے بازی کی ممانعت	آیات ۸۶ تا ۸۸
آیات ۱ تا ۶	

اللہ تعالیٰ مظلوموں کو غالب کر دے گا

طسّم ۱ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْهُدَى ۲ یہ آیات ہیں واضح کتاب کی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اے نبی! ہم سناتے ہیں آپ کو موسیٰ اور فرعون کا واقعہ حق کے ساتھ	تَتْلُوا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ ۝۲
اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لانا چاہیں۔	اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيْعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِ نِسَاءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۳
بلاشبہ فرعون سرکشی کر رہا تھا زمین میں اور اُس نے بنا رکھا تھا اُس کے رہنے والوں کو گروہ گروہ اُس نے کمزور کر رکھا تھا ایک گروہ کو اُن میں سے ذبح کرتا تھا اُن کے بیٹوں کو اور زندہ رکھتا تھا اُن کی عورتوں کو بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔	وَرِيدٌ اَنْ تُكِنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتَضْعَفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اِيْمَةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ ۝۵ وَنُكِنِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيْ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا
اور ہم چاہتے تھے کہ احسان کریں اُن پر جنہیں کمزور کر دیا گیا تھا زمین میں اور بنادیں انہیں پیشوا اور بنادیں انہیں وارث۔ اور ہم اقتدار دیں انہیں زمین میں اور ہم دکھائیں فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو	

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

مِنْهُمْ مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ﴿١﴾

کمزوروں سے وہ کچھ جس سے وہ ڈر رہے تھے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ قرآن حکیم ایک واضح کتاب ہے۔ اس کتاب میں بیان شدہ واقعات ایمان لانے والوں کے لیے سبق آموز ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ سیدنا موسیٰ اور فرعون کی کشمکش کا ہے۔ فرعون ایک ظالم انسان تھا جس نے سیدنا موسیٰ کی قوم یعنی بنی اسرائیل کو غلام بنارکھا تھا۔ وہ ان کی افرادی قوت کو کمزور کرنے کے لیے ان کے نومولود بچوں کو ذبح کر دیتا تھا۔ ظلم اور سفاکی کے اس عمل میں اُس کا وزیر ہامان اور ان دونوں کے لشکر بھی شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ وہ فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کو اپنی قدرت دکھا کر رہے گا۔ انہیں نیست و نابود کرے گا اور بنی اسرائیل کو زمین میں غلبہ و اقتدار عطا فرمائے گا۔

## آیات ۷ تا ۹

اللہ تعالیٰ نے دشمن کو محافظ بنادیا

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی	اور ہم نے وحی کیا موسیٰ کی والدہ کی طرف
اَنْ اَرْضِعِیْہٖ	کہ آپ پلاتی رہیں انہیں دودھ
فَاِذَا خِفَتْ عَلَیْہٖ	پھر جب آپ خوف محسوس کریں ان کے بارے میں
عَلَیْہٖ فَالْقِیْہٖ فِی الْیَمِّ	تو ڈال دیں انہیں دریا میں
وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ	اور نہ ڈریے اور نہ غم کیجئے
اِنَّا رَاَدُّوْہٗ اِلَیْکَ	بے شک ہم لوٹانے والے ہیں انہیں آپ کی طرف
وَجَاعِلُوْہٗ مِّنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿١﴾	اور بنانے والے ہیں انہیں رسولوں میں سے۔
فَاَلْتَقَطَہٗ الْفِرْعَوْنُ	تو اٹھالیا انہیں فرعون کے گھر والوں نے

لِيَكُونَ لَهُمْ عَذَابٌ وَحَرْنَا	تاکہ وہ ہوں اُن کے لیے دشمن اور باعثِ غم
اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خٰطِیِّیْنَ ①	بے شک فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکرِ خطاکار تھے۔
وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ	اور کہا فرعون کی بیوی نے
قَرَّتْ عَيْنِي لِیْ وَلَكَ	وہ ٹھنڈک ہے آنکھوں کی میرے اور تیرے لیے
لَا تَقْتُلُوْهُ	مت قتل کرو اُسے
عَسٰی اَنْ یَّنْفَعَنَا	ممکن ہے وہ فائدہ پہنچائے ہمیں
اَوْ نَنْتَحِیْذًا وَلَكِنَّ	یا ہم بنالیں اُسے بیٹا
وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ①	اور وہ شعور نہیں رکھتے تھے (انجام کا)۔

جب سیدنا موسیٰؑ کی ولادت ہوئی تو اُن کی والدہ فکر مند ہوئیں کہ فرعون کے کارندے کہیں سیدنا موسیٰؑ کو ذبح نہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ انہیں بشارت دی کہ سیدنا موسیٰؑ سلامت رہیں گے اور منصبِ رسالت پر فائز ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں رہنمائی دی کہ وہ سیدنا موسیٰؑ کو لکڑی کے ایک تابوت میں لٹا کر دریا کے حوالے کر دیں۔ تابوت دریا میں بہتا ہوا فرعون کے باغ میں پہنچ گیا۔ فرعون کے خادموں نے تابوت اٹھایا اور جا کر فرعون کے حوالے کر دیا۔ فرعون سمجھ گیا کہ تابوت میں موجود بچہ کسی اسرائیلی کا ہے جس نے اس کی جان بچانے کے لیے اسے دریا میں بہا دیا ہے۔ وہ سیدنا موسیٰؑ کو قتل کرنے کا حکم دینے والا تھا کہ اُس کی بیوی سیدہ آسیہ سلام علیہا نے منع کر دیا۔ سیدہ آسیہ نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ ہمارے محل میں پرورش پائے گا تو ہمارے لیے ہی فائدہ مند ہوگا۔ ممکن ہے کہ ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کے دشمن کو ہی اُن کی حفاظت اور پرورش کا نگران بنادیا۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

(اللہ اپنے فیصلوں کو پورا کرنے والا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت جانتی نہیں۔ سورہ یوسف آیت ۲۱)۔

آیات ۱۰ تا ۱۳  
سیدنا موسیٰؑ کی پرورش دشمن کے ہاتھوں

وَصَبَحَ قُوَادُ امِّ مُوسَىٰ فِرْعَا	اور ہو گیا موسیٰؑ کی والدہ کا دل بے قرار
اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ	اور قریب تھا کہ وہ ظاہر کر دیتیں راز کو
لَوْ لَا اَنْ رَّبَّنَا عَلٰی قَلْبِهَا	اگر نہ ہوتا کہ ہم نے مضبوط کر دیا اُن کے دل کو
لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰	تاکہ وہ رہیں مومنوں میں سے۔
وَقَالَتْ لِاخْتِ قَصِيْهِ	اور اُنہوں نے کہا موسیٰؑ کی بہن سے
فَبَصَّرْتُ بِهِ	تم پیچھے پیچھے چلو موسیٰؑ کے
عَنْ جُنُبٍ	اور وہ دیکھتی رہی انہیں ایک طرف سے
وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۱	اور آل فرعون (اس کی) خبر نہیں رکھتے تھے۔
وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ	اور ہم نے حرام کر دیں اُن پر ساری دودھ پلانے والیاں
فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ	تو کہا موسیٰؑ کی بہن نے کیا میں بتاؤں تمہیں
عَلٰی اٰهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَہٗ لَكُمْ	ایسے گھر والوں کے بارے میں جو پرورش کریں اس بچہ کی تمہارے لیے
وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝۱۲	اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں گے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ	پس ہم نے لوٹا دیا موسیٰ کو اُن کی والدہ کی طرف
كِي تَقَرَّ عَيْنُهَا	تاکہ ٹھنڈی ہوں اُن کی آنکھیں
وَلَا تَحْزَنَ	اور وہ غم نہ کریں
وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ	اور وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے
وَلَكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۳﴾	لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔

حضرت موسیٰؑ کی جدائی سے اُن کی والدہ بے قرار ہو گئیں۔ قریب تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی بشارت و رہنمائی دوسروں کو بتا دیتیں لیکن اللہ نے اُنہیں صبر و سکون دیا اور راز کو پوشیدہ رکھنے کی ہمت عطا فرمائی۔ جب سیدنا موسیٰؑ کو تابوت میں ڈال کر دریائے بہا دیا گیا تو اُن کی بہن ذرا فاصلہ پر تابوت کے ساتھ ساتھ چلتی رہیں۔ اس طرح وہ بھی فرعون کے باغ میں پہنچ گئیں۔ پھر جب سیدنا موسیٰؑ نے کسی بھی خاتون کا دودھ قبول نہ کیا تو اُن کی بہن نے پیشکش کی کہ وہ ایک ایسی خاتون کو لاسکتی ہیں جو سیدنا موسیٰؑ کو دودھ بھی پلائیں گی اور پوری ذمہ داری سے اُن کی دیکھ بھال بھی کریں گی۔ یوں سیدنا موسیٰؑ کی والدہ فرعون کے محل میں آ گئیں، سیدنا موسیٰؑ کی پرورش کرتی رہیں اور فرعون اُنہیں اس خدمت کا معاوضہ ادا کرتا رہا۔ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (دشمنوں نے چال چلی اور اللہ نے تدبیر فرمائی، بلاشبہ اللہ بہترین تدبیر فرمانے والا ہے۔ سورہ آل عمران آیت ۵۴)۔

### آیت ۱۳

### علم و حکمت کی عطا... نبوت کی تمہید

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ	اور جب پہنچے موسیٰؑ اپنی عمر کی چنگلی کو اور ہو گئے پورے توانا
---------------------------	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاسْتَوَىٰ اَتَيْنَهُ حُكْمًا وَعِلْمًا	ہم نے دی انہیں حکمت اور علم
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۷﴾	اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکو کاروں کو۔

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ پوری طرح سے بلوغت کی عمر کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں علم و حکمت کی دولت عطا فرمائی۔ علم و حکمت کی یہ عطا نبوت کی تمہید ہے۔ نبوت کے ظہور سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو سچے خوابوں، الہام یا کشف وغیرہ کے ذریعہ عجائبات قدرت کا علم عطا کرنا شروع کر دیتا تھا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی اسی شان کا بیان ہے۔

### آیات ۱۵ تا ۱۷

#### سیدنا موسیٰؑ کے ہاتھوں قتل خطا

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا	اور موسیٰؑ داخل ہوئے شہر میں جس وقت غفلت میں تھے شہر والے
فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ	تو انہوں نے پایا اُس میں دو آدمیوں کو جو لڑ رہے تھے
هٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ	یہ اُن کی قوم میں سے تھا
وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ	اور یہ اُن کے دشمنوں میں سے
فَاسْتَعَاثَ الَّذِيْ مِنَ شِيعَتِهِ	پس فریاد کی موسیٰؑ سے اُس نے جو اُن کی قوم میں سے تھا
عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهِ	اُس کے خلاف جو اُن کے دشمنوں میں سے تھا
فَوَكَزَهُ مُوسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ	تو گھونسا مارا اُسے موسیٰؑ نے پھر کام تمام کر دیا اُس کا
قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ	کہا موسیٰؑ نے یہ ہے شیطان کے عمل میں سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اِنَّكَ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ﴿۱۵﴾	بلاشبہ وہ کھلم کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔
قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ	عرض کیا موسیٰؑ نے اے میرے رب! بے شک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر
فَاغْفِرْ لِّیْ	پس بخش دے مجھے
فَغَفَرَ لَهُ	تو اللہ نے بخش دیا انہیں
اِنَّهُ هُوَ الْعَفُوُّ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶﴾	بے شک اللہ ہے ہی بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا۔
قَالَ رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ	عرض کیا موسیٰؑ نے اے میرے رب! جیسا کہ تو نے انعام کیا ہے مجھ پر
فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾	پس میں ہر گز نہ بنوں گامدگار مجرموں کا۔

یہ آیات اُس واقعہ کو بیان کر رہی ہیں کہ جب سیدنا موسیٰؑ کے ہاتھوں ایک قتل خطا ہوا۔ وہ ایک روز شہر میں صبح کے وقت داخل ہوئے جب کہ لوگ سو رہے تھے اور شہر میں سناٹا تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ فرعون کی قوم کا ایک آدمی یعنی قبطی ایک اسرائیلی پر تشدد کر رہا ہے۔ اسرائیلی نے آپ کو مدد کے لیے پکارا۔ آپ نے قبطی کو ظلم کی سزا دینے کے لیے گھونسا رسید کیا۔ گھونسے کی ضرب ایسی کاری ثابت ہوئی کہ قبطی گر اور مر گیا۔ سیدنا موسیٰؑ کو اس پر ندامت ہوئی۔ انہوں نے اسے شیطان کا عمل قرار دیا اور اللہ تعالیٰ سے معاف کرنے کی التجا کی۔ اللہ تعالیٰ نے معافی قبول فرمائی اور انہیں خواب یا الہام کے ذریعہ بخشش کی بشارت دی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور عہد کیا کہ میں کبھی بھی کسی مجرم کا مددگار نہیں بنوں گا۔ مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں سیدنا موسیٰؑ کے اس عہد کے بارے میں لکھتے ہیں:

سیدنا موسیٰؑ کا یہ عہد بہت وسیع الفاظ میں ہے۔ اس سے مراد صرف یہی نہیں ہے کہ میں کسی مجرم فرد کا مددگار نہیں بنوں گا، بلکہ اس سے مراد یہ بھی ہے کہ میری امداد و اعانت کبھی اُن لوگوں کے ساتھ نہ ہوگی، جو دنیا میں ظلم و ستم کرتے ہیں۔ ابن جریر اور متعدد دوسرے مفسرین نے اس کا یہ مطلب بالکل ٹھیک لیا ہے کہ اُسی روز سیدنا موسیٰؑ نے فرعون اور اُس کی حکومت

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

سے قطع تعلق کر لینے کا عہد کر لیا، کیونکہ وہ ایک ظالم حکومت تھی اور اُس نے خدا کی زمین پر ایک مجرمانہ نظام قائم کر رکھا تھا۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ کسی ایمان دار آدمی کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ ایک ظالم سلطنت کا کل پرزہ بن کر رہے اور اُس کی حشمت و طاقت میں اضافے کا موجب بنے۔

### آیات ۱۸ تا ۱۹ قتل خطا کار از فاش ہو گیا

پھر صبح کی موسیٰ نے شہر میں ڈرتے ہوئے محسوس کر رہے تھے خطرہ	فَاصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ
تو اچانک وہی شخص جس نے مدد مانگی تھی اُن سے گزشتہ روز چیخ کر فریاد کر رہا تھا اُن سے	فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ
فرمایا موسیٰ نے اُس سے	قَالَ لَهُ مُوسَىٰ
بلاشبہ تم واقعی کھلے گمراہ ہو۔	إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٩﴾
پھر جب چاہا موسیٰ نے کہ ہاتھ ڈالیں اُس پر جو اُن دونوں کا دشمن تھا	فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا
تو بول اٹھا اسرائیلی اے موسیٰ!	قَالَ يَهُوسَىٰ
کیا آپ چاہتے ہیں کہ قتل کر دیں مجھے	أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي
جیسے آپ نے قتل کیا ہے ایک فرد کو گزشتہ روز	كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ
آپ نہیں چاہتے مگر یہ کہ بن کر رہیں سرکش زمین میں	إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اور آپ نہیں چاہتے کہ ہوں اصلاح کرنے والوں میں سے۔	وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمَصْلِحِينَ ①۹
---	---

قتل خطا کے واقعہ کے بعد اگلے ہی روز سیدنا موسیٰؑ نے دیکھا کہ گذشتہ روز انہوں نے جس اسرائیلی کی مدد کی تھی وہ آج ایک اور قبلی سے جھگڑ رہا ہے۔ اسرائیلی نے سیدنا موسیٰؑ سے مدد طلب کی۔ آپ نے اُسے ڈانٹا کہ تم ہی روز جھگڑتے ہو۔ پھر اسرائیلی کو ملامت کرنے کے بعد جب سیدنا موسیٰؑ نے ارادہ کیا کہ قبلی کو پکڑ کر اُس اسرائیلی کو اُس سے نجات دلائیں تو اسرائیلی نے سمجھا کہ آپ مجھے ڈانٹ کر شاید اب مجھے مارنے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اُس نے قتل خطا کا راز فاش کر دیا اور کہا کہ اے موسیٰؑ کیا آپ مجھے اسی طرح ماریں گے جیسے آپ نے کل ایک قبلی کو قتل کر دیا تھا۔

آیات ۲۰ تا ۲۲

سیدنا موسیٰؑ کا مدین میں پناہ لینا

اور آیا ایک شخص شہر کے دور والے کنارے سے دوڑتا ہوا	وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ
اُس نے کہا اے موسیٰؑ! بے شک سردار مشورہ کر رہے ہیں آپ کے بارے میں	قَالَ يَمُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتِزُونَ بِكَ
تاکہ وہ قتل کر دیں آپ کو	لِيَقْتُلُوكَ
پس نکل جائیے یہاں سے	فَاخْرُجْ
بے شک میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں	إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ②۰
تو نکلے موسیٰؑ اُس شہر سے ڈرتے ہوئے محسوس کرتے ہوئے خطرہ	فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝	پکارا اے میرے رب! بچالے مجھے ظالم قوم سے۔
وَلَهَا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ	اور جب انہوں نے رخ کیا مدین کی طرف
قَالَ عَلَيَّ رَبِّي اَنْ يَهْدِيَني سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝	کہنے لگے امید ہے میرے رب سے کہ لے جائے مجھے سیدھی راہ پر۔

فرعون تک یہ اطلاع پہنچ گئی کہ قبطی کا قتل سیدنا موسیٰ کے ہاتھوں ہوا ہے۔ اُس نے سیدنا موسیٰ سے بدلہ لینے کا فیصلہ کیا۔ اُس کے دربار میں ایک شخص کی ہمدردیاں سیدنا موسیٰ کے ساتھ تھیں۔ وہ فوری طور پر دوڑتا ہوا آیا اور سیدنا موسیٰ کو فرعون کے فیصلہ سے آگاہ کر دیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کی اور مصر سے روانہ ہو گئے تاکہ کسی محفوظ مقام پر جا کر پناہ لے سکیں۔ پھر مدین کی طرف رخ کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بحفاظت مدین کے علاقے میں پہنچا دیا۔

آیات ۲۳ تا ۲۴

خواتین کا مثالی طرزِ عمل

وَلَهَا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ	اور جب وہ پہنچے مدین کے پانی (کے گھاٹ) پر
وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ يَسْكُونَ	پایا اُس پر لوگوں کے ایک گروہ کو جو پانی پلا رہے تھے (اپنے جانوروں کو)
وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَآتَيْنِ تَذُودَانِ	اور انہوں نے پایا اُن کے علاوہ دو خواتین کو جو اپنے جانور روک رہی تھیں
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا	پوچھا موسیٰ نے تمہارا کیا معاملہ ہے؟
قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ	انہوں نے کہا ہم پانی نہیں پلاتیں یہاں تک کہ واپس چلے جائیں چرواہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور ہمارے والد بڑے بوڑھے ہیں۔	وَ اَبُو نَاسِیْحٌ کَبِیْرٌ ۝۲۱
تو آپ نے پانی پلایا اُن کے لیے (اُن کے جانوروں کو)	فَسَقَى لَهُمَا
پھر آپ پلٹے سائے کی طرف	ثُمَّ تَوَلَّى اِلَى الظِّلِّ
تو عرض کی اے میرے رب! بے شک میں اُس کا، جو آپ نازل فرمادیں میری طرف بھلائی میں سے، محتاج ہوں۔	فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرِ فَقِیْرٌ ۝۲۲

سیدنا موسیٰؑ جب مدین پہنچے تو ایک عجیب منظر دیکھا۔ پانی کے ایک گھاٹ پر چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ البتہ دو خواتین ایک طرف کھڑی تھیں اور اپنے جانوروں کو گھاٹ کی طرف جانے سے روک رہی تھیں۔ سیدنا موسیٰؑ کو افسوس ہوا کہ چرواہے صنفِ نازک کا احترام نہیں کر رہے۔ آپ کے دریافت کرنے پر خواتین نے بتایا کہ ہمارے والد ضعیف اور کمزور ہیں۔ گھر پر اور کوئی مرد نہیں لہذا جانوروں کو چرانے اور پانی پلانے کی ذمہ داری ہمیں ادا کرنی پڑتی ہے۔ ہم مردوں کے ساتھ اختلاط سے بچنے کے لیے اُس وقت تک اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلاتیں جب تک یہ لوگ کنوئیں پر ہوتے ہیں۔ جب یہ چلے جاتے ہیں تو ہم اپنی بکریوں کو پلاتے ہیں۔ اُن خواتین نے طویل مضمون ایک مختصر سے فقرے میں بیان کیا جس سے اُن کی حیاداری کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک غیر مرد سے زیادہ بات نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ مفتی محمد شفیع معارف القرآن میں ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اگرچہ یہ واقعہ اُس زمانے کا ہے جبکہ عورتوں پر پردہ لازم نہیں تھا جس کا سلسلہ اسلام کے بھی ابتدائی زمانہ تک جاری رہا۔ ہجرت مدینہ کے بعد عورتوں کے لئے پردہ کے احکام نازل ہوئے، لیکن اُس وقت بھی پردہ کا جو اصل مقصد ہے وہ طبعی شرافت اور حیا کے سبب عورتوں میں موجود تھا کہ ضرورت کے باوجود مردوں کے ساتھ اختلاط گوارا نہ کیا اور تکلیف اٹھانا قبول کیا۔ چوتھا یہ کہ عورتوں کا اس طرح کے کاموں کے لئے باہر نکلنا اُس وقت بھی پسندیدہ نہیں تھا اسی لیے انہوں نے اپنے والد کے معذور ہونے کا عذر بیان کیا۔"

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

سیدنا موسیٰؑ نے چرواہوں کو ہٹا کر پہلے اُن خواتین کے جانوروں کو پانی پلایا۔ پھر ایک درخت کے سایہ میں آکر اللہ تعالیٰ سے پردیس کی بے کسی میں مدد کی یوں التجا کی کہ "اے میرے رب! توجو خیر میری جھولی میں ڈال دے، میں اُسی کا محتاج ہوں۔"

### آیات ۲۵ تا ۲۸

#### سیدنا موسیٰؑ کی دعا کی قبولیت

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَبْشِيرًا عَلَىٰ اسْتِحْيَاٍ	پھر آئی موسیٰؑ کے پاس اُن دونوں میں سے ایک خاتون جو چل رہی تھی بڑی شرم کے ساتھ
قَالَتْ إِنَّ ابْنِي يَدْعُوكَ	کہا اُس خاتون نے بے شک میرے والد بلا رہے ہیں آپ کو
لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا	تاکہ وہ آپ کو بدلہ دیں اُس کا جو آپ نے پانی پلایا ہے ہمارے لیے
فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ	تو جب آئے موسیٰؑ اُس کے والد کے پاس اور بیان کیا اُن کے سامنے حال
قَالَ لَا تَحْزَنْ	اُنہوں نے کہا مت ڈریے
نَجُوتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۲۵﴾	آپ بچ کر نکل آئے ہیں ظالم قوم سے۔
قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَأْبَتِ اسْتَأْجِرُهُ	کہا اُن دونوں میں سے ایک خاتون نے اے ابا جان! آپ ملازمت پر رکھ لیں! انہیں
إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴿۲۶﴾	بے شک بہتر آدمی جسے آپ ملازم رکھیں وہ ہے جو قوی امانت دار ہو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کہا شیخ مدین نے بے شک میں چاہتا ہوں کہ نکاح کردوں آپ کے ساتھ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا	قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَتَيْنِ عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمْنِي حَجَجٍ فَإِنْ أَتَمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٤﴾
اس پر کہ آپ ملازمت کریں میرے پاس آٹھ سال تک اور اگر آپ پورے کر دیں دس سال	قَالَ ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٢٥﴾
تو یہ آپ کی طرف سے ہوگا	
اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی مشقت ڈالوں آپ پر	
اور آپ پائیں گے مجھے اگر اللہ نے چاہا نیک لوگوں میں سے۔	
فرمایا موسیٰ نے یہ بات طے ہوئی میرے اور آپ کے درمیان	
دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کروں تو مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی	
اور اللہ اُس پر جو ہم کہہ رہے ہیں نگران ہے۔	

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کی دعا قبول فرمائی اور مدین میں انہیں تمام سہولیات زندگی عطا فرمادیں۔ جن خواتین کے ساتھ انہوں نے حسن سلوک کیا تھا انہوں نے جا کر اپنے والد یعنی شیخ مدین کو تمام ماجرا کہہ سنایا۔ شیخ مدین نے سیدنا موسیٰؑ کو بلانے کے لیے ایک بیٹی کو بھیجا۔ وہ خاتون الفاظ قرآنی تَمَشِي عَلَى اسْتِحْيَاءِ "نہایت شرم و حیا سے چلتی ہوئی سیدنا موسیٰؑ کے پاس آئی"۔ گویا قرآن کریم خواتین کی شرم و حیا کی صفت کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کر رہا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کی محبوب بندوں کا وصف مطلوب

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہے سیدنا موسیٰؑ نے شیخ مدین کو اپنی پوری داستان سنائی۔ شیخ مدین نے سیدنا موسیٰؑ کو اطمینان دلایا کہ اس علاقہ میں فرعون کی عملداری نہیں ہے۔ شیخ مدین کو ایک بیٹی نے مشورہ دیا کہ سیدنا موسیٰؑ کو ملازمت پر رکھ لیا جائے کیونکہ یہ قوت والے اور امانت دار ہیں اور بلاشبہ یہ ایک اچھے ملازم کے اوصاف ہیں۔ شیخ مدین کی بیٹیوں کو سیدنا موسیٰؑ کی قوت اور دیانت داری کا تجربہ ہو چکا تھا۔ شیخ مدین نے سیدنا موسیٰؑ کو پیشکش کی کہ اگر وہ آٹھ یا دس سال تک اُن کے کاموں میں معاونت پر راضی ہوں تو وہ اُن کو نہ صرف رہائش دیں گے بلکہ ایک بچی کا نکاح بھی اُن سے کر دیں گے۔ سیدنا موسیٰؑ نے یہ پیشکش قبول فرمائی۔

### آیات ۲۹ تا ۳۰

#### سیدنا موسیٰؑ پر ظہور نبوت و رسالت

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ	پس جب پوری کردی موسیٰؑ نے مدت
وَسَارَ بِأَهْلِهِ	لے کر چلے اپنے گھروالوں کو
أَنسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا	اُنہوں نے دیکھی طور پہاڑ کی طرف آگ
قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا	فرمایا اپنے گھروالوں سے ذرا ٹھہرو
إِنِّي آنَسْتُ نَارًا	بے شک میں نے دیکھی ہے آگ
لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ	شاید میں لے آؤں تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر
أَوْ جَذُوةٍ مِّنَ النَّارِ	یا آگ میں سے کوئی انگارہ
لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٩﴾	تاکہ تم حرارت حاصل کر سکو۔
فَلَبَّآ أَتَاهَا	تو جب وہ آئے آگ کے پاس

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

نُودِي مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ	پکارا گیا وادی کے دائیں کنارے سے
فِي الْبُقْعَةِ الْمُبْرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ	درخت کے بابرکت حصہ میں سے
أَنْ يُّؤْمِنَ بِرَبِّهِ أَنْ أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۳۰﴾	اے موسیٰ! بے شک میں اللہ ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سیدنا موسیٰؑ شیخ مدین کے ساتھ خدمات کی طے شدہ مدت پوری کرنے کے بعد اپنے اہل خانہ کے ساتھ مصر روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر ایک رات انہیں طور پہاڑ کے قریب آگ دکھائی دی۔ انہوں نے گھر والوں سے کہا کہ میں آگ کے پاس جا رہا ہوں۔ وہاں موجود لوگوں سے راستے کی رہنمائی حاصل کروں گا یا چند انگارے لے آؤں گا تاکہ تم سردی سے بچنے کے لیے حرارت حاصل کر سکو۔ جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں، تمام جہانوں کا رب۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت سے سرفراز فرمایا اور دو معجزات بطور نشانی عطا فرمائے۔

### آیات ۳۱ تا ۳۲

#### سیدنا موسیٰؑ کو عطا کیے گئے معجزات

وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ	(فرمایا اللہ نے موسیٰؑ سے) اور یہ کہ پھینک دو اپنا عصا
فَلَمَّا رَاَهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ	تو جب دیکھا اُسے کہ وہ حرکت کر رہا ہے جیسے کہ وہ سانپ ہو
وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ	تو وہ پلٹے پیٹھ پھیر کر اور واپس نہیں مڑے
يُؤَسَّىٰ اِقْبَلْ وَلَا تَخَفْ	(فرمایا اللہ نے) اے موسیٰؑ! سامنے آئیے اور مت ڈریے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾	بے شک آپ محفوظ لوگوں میں سے ہیں۔
اَسْلٰكَ يَدَاكَ فِيْ جَيْبِكَ	ڈال لیے اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں
تَخْرُجُ بِيْضًا مِّنْ غَيْرِ سُوِّءٍ	وہ نکلے گا بالکل سفید ہو کر بغیر کسی بیماری کے
وَاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ	اور ملالیا کریں اپنے جسم سے اپنا بازو خوف کی صورت میں
فَذٰلِكَ بُرْهٰنُنْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ مَلٰٓئِہٖ	یہ دو نشانیاں ہیں آپ کے رب کی طرف سے فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف
اِنَّہُمْ کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾	بے شک وہ ہیں نافرمان لوگ۔

منصب نبوت و رسالت پر فائز کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کو دو معجزے عطا کیے۔ پہلا یہ کہ اُن کا عصا زمین پر ڈالتے ہی ایک سانپ کی صورت اختیار کر لیتا تھا۔ دوسرا یہ کہ اُن کا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالنے کی صورت میں چمکتا ہوا برآمد ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے یہ بھی فرمایا کہ جب کبھی کوئی خطرناک موقع ایسا آئے جس سے دل میں خوف پیدا ہو تو اپنا بازو جسم سے ملا لیں۔ اس سے آپ کا دل قوی ہو جائے گا اور رعب و دہشت کی کیفیت باقی نہ رہے گی۔ اب اُنہیں حکم دیا گیا کہ وہ ان نشانوں کے ساتھ فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف جائیں، اُنہیں زمین میں فساد کرنے سے روکنے کی کوشش کریں اور توحید پر ایمان لانے اور گناہوں سے توبہ کرنے کی دعوت دیں۔

### آیات ۳۳ تا ۳۵

سیدنا ہارونؑ کے لیے رسالت کا اعزاز

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْہُمْ نَفْسًا	عرض کیا موسیٰؑ نے اے میرے رب! بے شک میں نے قتل کیا ہے اُن میں سے ایک فرد کو
---	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



فَاَخَافُ اَنْ يَفْتُنُوْنِ ۝۳۲	تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ قتل کر دیں گے مجھے۔
وَ اٰخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنْیْ لِسَانًا	اور میرا بھائی ہارون، وہ زیادہ فصیح ہے مجھ سے زبان کے اعتبار سے
فَاَرْسَلَهُ مَعِیْ رِدْءٍ یُّصَدِّقُنِیْ	تو بھیج دیجئے اُسے میرے ساتھ مدد کے لیے تاکہ وہ میری تصدیق کرے
اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكْذِبُوْنَ ۝۳۳	بے شک میں ڈرتا ہوں کہ وہ جھٹلا دیں گے مجھے۔
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ	فرمایا اللہ نے کہ ہم ابھی مضبوط کرتے ہیں آپ کے بازو کو آپ کے بھائی کے ذریعہ
وَنَجْعَلُ لَّکُمَا سُلْطٰنًا	اور طے کر دیں گے آپ دونوں کے لیے غلبہ
فَلَا یَصْلُوْنَ اِلَیْکُمَا بِاٰیٰتِنَا	سو وہ نہیں پہنچ سکیں گے آپ دونوں تک میری نشانیوں کی وجہ سے
وَمِنْ اَتْبَعَتْکُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝۳۵	آپ دونوں اور جنہوں نے آپ کی پیروی کی غالب آنے والے ہیں۔

ان آیات میں سیدنا ہارونؑ کو رسالت کا منصب عطا کیے جانے کا ذکر ہے۔ سیدنا موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ قتل خطا کی وجہ سے مجھے فرعون کی طرف سے انتقام کا اندیشہ ہے۔ اگر میرے بڑے بھائی سیدنا ہارونؑ کو بھی رسالت کے منصب پر فائز کر کے میری معاونت کے لیے فرعون کے دربار میں بھیجا جائے تو میرے لیے سہولت ہوگی۔ سیدنا ہارونؑ کو زیادہ فصاحت سے اپنی بات پیش کرنے کا سلیقہ بھی آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کی اس درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور فرعون کے مقابلہ میں غلبہ کی بشارت بھی دی۔ اللہ تعالیٰ ہر دین کے خادم کو اُس کے قریبی رشتہ داروں میں سے معاونت کرنے والے عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۳۶ تا ۳۷

### آل فرعون کی حق دشمنی

فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَى بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ	تو جب لائے فرعونوں کے پاس موسیٰ ہماری واضح نشانیاں
قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى	اُنہوں نے کہا یہ نہیں ہے مگر گھڑا ہوا جادو
وَمَا سَبِعْنَا بِهَذَا فِيْ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾	اور ہم نے نہیں سنا ایسا اپنے پہلے باپ دادا میں۔
وَقَالَ مُوسَى رَبِّیْ اَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدٰی مِنْ عِنْدِهٖ	فرمایا موسیٰ نے میرا رب خوب جاننے والا ہے اُسے جو لایا ہے ہدایت اُس کی طرف سے
وَمَنْ تَكُوْنُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ	اور اُسے جس کے لیے ہے آخرت کا گھر (جنت)
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ ﴿٣٧﴾	بے شک کامیاب نہیں ہوا کرتے ظالم۔

جب سیدنا موسیٰ نے آل فرعون کو حق کی دعوت دی اور معجزات دکھائے تو اُنہوں نے حق کو جھٹلایا۔ معجزات کو جادو قرار دیا اور آباء و اجداد کے تصورات پر اڑے رہنے کا اعلان کیا۔ جواب میں حضرت موسیٰؑ نے معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہی بہتر جانتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون گمراہی پر؟ ہمارے آخری انجام کا فیصلہ اُسی کے اختیار میں ہے۔ بلاشبہ حق قبول کرنے والے اور اُس کا ساتھ دینے والے کامیاب ہوں گے جبکہ گمراہ لوگ ظالم ہیں اور ظالم کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔

## آیات ۳۸ تا ۴۲

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## فرعون کا مکرو فریب اور برا انجام

اور کہا فرعون نے اے سردارو! میں نہیں جانتا تمہارے لیے کوئی معبود اپنے سوا	وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي
پس بھڑکاؤ آگ کے لیے اے ہامان گارے پر (اینٹیں بنانے کے لیے)	فَأَوْقَدْ لِي يَهَا مِنْ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا
پھر بناؤ میرے لیے ایک اونچا محل	فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا
تاکہ میں جہانک کر دیکھوں موسیٰ کے معبود کو	لَعَلِّي أَطْلِعُ إِلَى إِلَهِ مُوسَى
اور بے شک میں واقعی خیال کرتا ہوں اُسے جھوٹوں میں سے۔	وَإِنِّي لَا ظَنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۳۸﴾
اور تکبر کیا اُس نے اور اُس کے لشکروں نے زمین میں ناحق	وَأَسْتَكْبَرُ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
اور اُنہوں نے خیال کیا کہ وہ ہماری طرف واپس نہیں لائے جائیں گے۔	وَطَنُوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ﴿۳۹﴾
تو ہم نے پکڑا اُسے اور اُس کے لشکروں کو	فَاخْذُوهُ وَجُنُودَهُ
پھر پھینک دیا انہیں دریا میں	فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ
پس دیکھو کیسا ہوا انجام ظالموں کا۔	فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿۴۰﴾
اور ہم نے انہیں ایسے پیشوا بنایا جو بلاتے تھے آگ کی	وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يُدْعَوْنَ إِلَى النَّارِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

طرف	
اور قیامت کے دن اُن کی مدد نہیں کی جائے گی۔	وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنصَرُونَ ﴿۳۱﴾
اور ہم نے پیچھے لگا دی اُن کے اِس دنیا میں لعنت	وَاتَّبَعْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً
اور قیامت کے دن وہ ہوں گے بد حال لوگوں میں سے۔	وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ﴿۳۲﴾

فرعون نے اپنے سرداروں کے سامنے اعلان کیا کہ تمہارے لیے میرے سوا کوئی اور معبود نہیں یعنی تم نے صرف مجھے ہی حاکم سمجھ کر صرف میرے احکامات و قوانین کی پابندی کرنی ہے۔ سیدنا موسیٰؑ کی دعوت سے لوگوں کی توجہات ہٹانے کے لیے ایک مکرو فریب کا منصوبہ بنایا۔ اپنے وزیر ہامان کو حکم دیا کہ میرے لیے ایک اونچا سا محل بنا دو۔ میں اونچے محل کے ذریعہ آسمانوں میں جا کر حضرت موسیٰؑ کے معبود کو دیکھنے کی کوشش کروں گا کیونکہ مجھے زمین میں تو اُس کا معبود دکھائی نہیں دیتا۔ مکرو فریب کا یہ منصوبہ دراصل توجہات کو سیدنا موسیٰؑ کی دعوت سے ہٹانے کی ایک سازش تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اُس کے سرداروں کو حق دشمنی کی سزا دی اور دریا میں غرق کر دیا۔ وہ بعد میں آنے والوں کے لیے سرکشی کی یہ خبیث مثال قائم کر گئے کہ ظلم یوں کیا جاتا ہے، انکارِ حق پر ڈٹ جانے اور آخر وقت تک ڈٹے رہنے کی روش یہ ہوتی ہے۔ یہ راہ دکھا کر وہ جہنم میں چلے گئے اور سرکش لوگ اُن کے نقش قدم پر چل کر اُسی انجام کی طرف جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک اُنہیں سرکشی کی ایک علامت بنا دیا اور لعن طعن اُن کے مقدر میں کر دی۔ پھر آخرت میں اُن کی صورتیں بگاڑ کر اُنہیں بری طرح ذلیل کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی کے آخری سانس تک حق کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۴۳

### تورات کے محاسن

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ	اور یقیناً ہم نے دی موسیٰؑ کو کتاب
-------------------------------------	------------------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَى	اس کے بعد کہ ہم نے ہلاک کیا پہلی نسلوں کو
بَصَائِرَ لِلنَّاسِ	(یہ کتاب) آنکھیں کھول دینے والے دلائل والی تھی لوگوں کے لیے
وَهْدًى وَرَحْمَةً	اور ہدایت اور رحمت تھی
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۳۶﴾	تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ کئی قوموں کی اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاکت کے بعد بنی اسرائیل زمین کے وارث بنے اور ان کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کو تورات عطا فرمائی۔ تورات میں تین طرح کے محاسن تھے:

i- یہ غافل انسانوں کی آنکھیں کھول دینے والی یعنی انہیں حق کی طرف متوجہ کرنے والی تھی۔

ii- یہ حق کی طرف متوجہ ہونے والوں کے لیے ہدایت تھی۔

iii- یہ ہدایت پالینے والوں کے لیے رحمت تھی کیونکہ ہر نعمت اُسی وقت نعمت ہے جب اُس سے استفادہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہدایت کے مطابق کیا جائے۔

موجودہ تورات میں یہ محاسن نہیں کیونکہ اُس میں تحریف کر دی گئی ہے۔ اب قرآن حکیم ہے جو مذکورہ بالا محاسن سے مزین ہے۔

آیات ۴۴ تا ۴۶

گذشتہ واقعات کا بیان... رسالتِ محمدی ﷺ کا ثبوت

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغُرُبَىٰ	اور اے نبی! نہیں تھے آپؐ (موجود طور کے) مغربی طرف
إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ	جب ہم نے بھیجا موسیٰؑ کی طرف حکم (رسول بنانے کا)
وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿۳۷﴾	اور نہ تھے آپؐ (اس واقعہ کو) دیکھنے والوں میں سے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَكِنَّا أَنشَأْنَا قُرُونًا	اور لیکن ہم نے پیدا کیں کئی نسلیں
فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ	پھر طویل ہو گئی اُن پر مدت
وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ	اور نہ آپ رہتے تھے مدین والوں میں
تَتَلَوُا عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا	کہ آپ سناتے انہیں ہماری آیات
وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٣٥﴾	اور لیکن ہم ہی ہیں رسول بھیجنے والے۔
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ	اور نہ تھے آپ طور پہاڑ کے کنارے پر
إِذْ نَادَيْنَا	جب ہم نے پکارا تھا (موسیٰ کو)
وَلَكِنْ رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ	لیکن یہ (وحی کے ذریعہ آگاہی) رحمت ہے آپ کے رب کی طرف سے
لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُمْ مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ	تاکہ آپ خبردار کریں انہیں نہیں آیا جن کے پاس کوئی خبردار کرنے والا اس سے پہلے
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٣٦﴾	تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

ان آیات میں یہ حقیقت بیان ہوئی کہ گزشتہ واقعات کا حکیمانہ اسلوب میں بیان اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ مصر، مدین یا کوہ طور کے پاس موجود نہ تھے کہ وہاں ظہور پذیر ہونے والے واقعات کی تفصیل بتائیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کو نہ کبھی کسی کتاب کا مطالعہ کرتے دیکھا گیا اور نہ ہی اہل کتاب کے پاس جا کر تفصیلات جاننے کی کوشش کرتے دیکھا گیا کہ کوئی کہہ سکے کہ آپ ﷺ نے دیگر ذرائع سے ان واقعات کا علم حاصل کیا ہے۔ کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ ماضی کے واقعات بتائے تاکہ آپ ﷺ تمام لوگوں کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور بالخصوص اُن مکہ والوں کو جن کے پاس ڈھائی ہزار برس سے کوئی رسول نہیں آیا تھا، کائنات کے اصل حقائق سے آگاہ کر دیں اور انہیں عقائد و اعمال کی اصلاح کی طرف متوجہ کریں۔

### آیات ۷۴ تا ۵۰

#### مشرکین مکہ کے بے بنیاد عذر

اور (اے نبی!) اگر نہ ہوتا ایسا کہ (آپؐ آتے ان کی طرف)، آپؐ اُن پر کوئی مصیبت اُن اعمال کی وجہ سے جو اُنہوں نے آگے بھیجے ہیں	وَلَوْلَا اَنْ تُصِيبَهُمْ مُّصِيبَةٌۭۤ اَبَا قَدَّ مَتَّ اَيُّدِيْهِمْ
تو وہ کہنے لگتے اے ہمارے رب! کیوں نہیں آپؐ نے بھیجا ہماری طرف کوئی رسول	فَيَقُولُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا
پھر ہم پیروی کرتے آپؐ کی آیات کی	فَتَنْبِیْۡحَ اٰیٰتِكَ
اور ہم ہو جاتے مومنوں میں سے۔	وَنَكُوْنُ مِنَ الْمُوْمِنِيْنَ ﴿۷۴﴾
جب آگیا اُن کے پاس حق ہماری طرف سے	فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا
کہنے لگے کیوں نہ دی گئی آپؐ کو اُس طرح کی (لکھی ہوئی کتاب) جیسی دی گئی تھی موسیٰؑ کو	قَالُوْا لَوْلَا اُوْتِيَ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ مُوْسٰی
اور کیا وہ انکار نہیں کر چکے اُس کتاب کا جو دی گئی تھی موسیٰؑ کو اس سے پہلے	اَوْ لَمْ يَكْفُرُوْا بِمَا اُوْتِيَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ
کہتے رہے کہ یہ دونوں (قرآن اور تورات) ایک دوسرے	قَالُوْا سِحْرٌ تَّظْهَرٰ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کے مددگار جادو ہیں	
اور یہ بھی کہا کہ بے شک ہم ان سب کا انکار کرنے والے ہیں۔	وَقَالُوا إِنَّا بِكُلِّ كَفِرُونَ ﴿۳۸﴾
فرمائیے لے آؤ کوئی کتاب اللہ کی طرف سے	قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ
جو زیادہ ہدایت والی ہو ان دونوں کتابوں سے	هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا
میں پیروی کروں گا اُس کی	اتَّبِعْهُ
اگر تم سچے ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۹﴾
پھر اگر وہ قبول نہ کریں آپ کی بات	فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ
تو جان لیجئے کہ بلاشبہ وہ تو پیروی کر رہے ہیں اپنی خواہشات کی	فَاعْلَمْ أَنَّهَُا يُتَّبَعُونَ أَهْوَاءَهُمْ
اور کون زیادہ گمراہ ہو گا اُس سے جو پیروی کرے اپنی خواہشات کی بغیر اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے	وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ
بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو۔	إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۴۰﴾

یہ آیات مشرکین مکہ کے حق سے اعراض کے جواز کے طور پر پیش کیے جانے والے بے بنیاد عذر کی حقیقت واضح کر رہی ہیں۔ اگر مشرکین مکہ پر ان کے شرک اور جرائم کی پاداش میں بغیر کسی رسول کے بھیجے ہوئے عذاب آتا تو فریاد کرتے کہ اے اللہ! تو نے کسی رسول اور اپنی کتاب کے ذریعہ سے ہماری ہدایت کا اہتمام کیوں نہ کیا۔ اگر رسول آتے تو ہم ان پر ایمان لاتے اور تیرے احکامات کی پیروی کرتے۔ پھر جب رسول ﷺ آچکے ہیں تو اب یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان رسول ﷺ کو بھی بیک وقت لکھی ہوئی کتاب

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



دی جائے جیسے سیدنا موسیٰؑ کو تورات دی گئی تھی۔ حالانکہ یہ لوگ تورات کی تعلیمات کی بھی مخالفت کر چکے ہیں۔ یہ تورات اور قرآن دونوں کو ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے اور شرک کی یکساں مذمت کرنے والے معاون قرار دے رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی طرف سے مشرکین مکہ کو چیلنج دیا گیا کہ تم قرآن اور تورات کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اور کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ صحیح ہدایت فراہم کرنے والی ہو، میں اُس کتاب کی پیروی کروں گا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمادیا کہ مشرکین مکہ اس چیلنج کو کبھی بھی قبول نہیں کریں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کی نہیں بلکہ اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کرنا چاہتے ہیں۔ اُس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو سکتا ہے جو خواہشاتِ نفس کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہدایت پر ترجیح دے؟ اللہ تعالیٰ ایسے بے انصافوں کو ہدایت نہیں دے گا۔

### آیات ۵۱ تا ۵۵

#### اہل کتاب کے لیے تحسین و بشارت

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ	اور یقیناً ہم مسلسل بھیجتے رہے اُن کی طرف اپنا کلام
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۱﴾	تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔
الَّذِينَ اتَّبَعَتْهُمْ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ	وہ لوگ کہ ہم نے دی ہے جنہیں کتاب اس سے پہلے
هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾	وہ اس کلام پر ایمان لا رہے ہیں۔
وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ	اور جب اسے پڑھا جاتا ہے اُن کے سامنے
قَالُوا آمَنَّا بِهِ	وہ پکاراٹھتے ہیں ہم ایمان لے آئے اس پر
إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا	بے شک یہ حق ہے ہمارے رب کی طرف سے
إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿۵۳﴾	بے شک ہم تھے اس سے پہلے بھی مسلمان۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دیا جائے گا اُن کا اجر دو مرتبہ	اُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ
اس لیے کہ اُنہوں نے صبر کیا	بِمَا صَبَرُوا
اور وہ دور کرتے ہیں برائی کو اچھائی سے	وَيُدْرِعُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ
اور اُس میں سے جو ہم نے رزق دیا ہے اُنہیں خرچ کرتے ہیں۔	وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿۵۳﴾
اور جب وہ سنتے ہیں کوئی یہودہ بات	وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ
ٹال جاتے ہیں اُس سے	أَعْرَضُوا عَنْهُ
کہتے ہیں ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں	وَقَالُوا إِنَّا أَعْمَالُنَا
اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں	وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ
سلام ہو تم پر	سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
ہم نہیں الجھتے جاہلوں سے۔	لَا نُبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿۵۵﴾

ان آیات میں اہل مکہ کی محرومی اور اہل کتاب کے صالح عنصر کی خوش بختی کا بیان ہے۔ مکہ والوں کے سامنے قرآن حکیم تسلسل کے ساتھ نازل ہوتا رہا لیکن وہ ہدایت قبول کرنے سے محروم رہے۔ دوسری طرف حبشہ سے عیسائیوں کا ایک وفد آیا اور ایک ہی بار قرآن کریم سن کر ایمان لے آیا۔ مکہ والوں نے اُن کی توہین کی اور نازیبا کلمات کہے لیکن اُنہوں نے جواب میں صبر اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا، گالیاں دینے والوں کو سلام کیا اور اُن کی برائی کا جواب بھلائی سے دیا۔ عیسائی کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے قبل آنے والے تمام انبیاء پر ایمان رکھتے تھے لہذا مسلمان تھے۔ اب نبی اکرم ﷺ پر ایمان لا کر گویا دوبارہ مسلمان ہوئے اس لیے اُنہیں دہرے اجر کی بشارت دی گئی۔ دہرے اجر کی بشارت ایک حدیث مبارکہ میں اس طرح بیان ہوئی:

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

"تین اشخاص کو ان کی نیکیوں کا اجر دگنا ملے گا۔ پہلا وہ شخص جس کی ملکیت میں کنیز ہو، وہ اُسے تعلیم دے اور عمدہ تعلیم دے، اُسے ادب سکھائے اور عمدہ ادب سکھائے، پھر اُسے آزاد کر کے اُسی کے ساتھ نکاح کر لے تو اُس کے لئے دگنا اجر ہے، دوسرا اہل کتاب میں سے مومن شخص جو پہلے بھی مومن تھا اور پھر ایمان لائے نبی اکرم ﷺ پر تو اُس کیلئے دگنا اجر ہے اور تیسرا وہ غلام جو اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی"۔ (بخاری)

### آیت ۵۶

کسی کو ہدایت صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے

بے شک اے نبی! آپ ہدایت نہیں دے سکتے جسے آپ پسند کریں	إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ
اور لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے	وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو۔	وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾

نبی اکرم ﷺ کو انتہائی دکھ تھا کہ جبشہ سے آکر لوگ ایمان لے آئے لیکن مکہ والے اس نعمت سے محروم رہے

نذا آئی کہ آشوبِ قیامت سے یہ کیا کم ہے

گرفتہ چینیاں احرام و کی خفتہ در بطحا !

خاص طور پر ابو طالب کے ایمان نہ لانے پر آپ ﷺ شدید غمگیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ آپ ﷺ کی ذمہ داری حق کو پہنچا دینا ہے۔ آپ ﷺ یہ ذمہ داری بخوبی ادا فرما رہے ہیں۔ البتہ کسی کو ہدایت دینا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کون واقعی مخلص اور ہدایت کا طلب گار ہے۔ ہر داعی کے لیے اس آیت میں ایک واضح پیغام ہے کہ وہ لوگوں کے مایوس کن طرزِ عمل سے ہمت نہ ہارے۔ اُس کا کام صرف حق کی طرف بلانا ہے۔ اگر وہ استقامت، خلوص اور ہمدردی سے یہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کام کر رہا ہے تو اپنی ذمہ داری ادا کر رہا ہے۔ لوگوں کا دعوت قبول کرنا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ممکن ہے۔ وہ جس میں حق کی تڑپ پائے گا اسے ضرور ہدایت دے گا۔

### آیات ۵۷ تا ۵۹

کیا توحید کا اقرار تباہ کر دے گا؟

وَقَالُوا إِنَّا تَتَّبِعُ الْهُدَىٰ مَعَكَ	اور مشرکین نے کہا اگر ہم نے پیروی کی ہدایت کی آپ کے ساتھ
نُتَخِطُّ مِنْ أَرْضِنَا	تو ہمیں نکال باہر کیا جائے گا اپنی اس سرزمین سے
أَوْ لَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا	اور کیا ہم نے آباد نہیں کیا انہیں امن والے حرم میں
يُجَبَّىٰ إِلَيْهِ شَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ	لائے جاتے جس کی جانب پھل ہر جنس کے
رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا	رزق کے طور پر ہماری طرف سے
وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۷﴾	لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔
وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ	اور ہم نے تباہ کیا کتنی ہی بستیوں کو
بَطَرَتْ مَعِيشَتَهَا	وہ اترار ہی تھیں اپنی معیشت پر
فَتِلْكَ مَسْكِنُهُمْ	تو یہ ہیں اُن کے گھر
لَمْ تَسْكُنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا	جو آباد نہیں کیے گئے اُن کے بعد مگر بہت کم
وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿۵۸﴾	اور ہم ہی ہمیشہ وارث بننے والے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ	اور اے نبی! نہیں ہے آپ کا رب تباہ کرنے والا بستیوں کو۔
حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمَمٍ رُّسُولًا	یہاں تک کہ وہ بھیجتا ہے اُن کے مرکز میں رسول
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا	جو پڑھ کر سناتے ہیں اُنہیں ہماری آیات
وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ	اور ہم نہیں ہیں تباہ کرنے والے بستیوں کو
إِلَّا وَ أَهْلَهَا ظَالِمُونَ ﴿۵۹﴾	مگر جب اُن کے رہنے والے ظالم ہوں۔

مشرکین مکہ دہائی دیتے تھے کہ اگر ہم نے بت پرستی کی نفی کر دی تو پورا عرب ہمارا دشمن ہو جائے گا۔ وہ ہمارے تجارتی راستے بند کر دیں گے اور مکہ پر حملہ کر کے ہمیں نیست و نابود کر دیں گے۔ جواب میں فرمایا گیا:

i- اللہ تعالیٰ نے حدودِ حرم میں جنگ کی ممانعت کر دی ہے جس کا احترام تمام قبائل عرب بھی کرتے ہیں۔ لہذا مکہ پر حملہ ناممکن ہے۔

ii- دعائے ابراہیمی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا مکہ والوں پر یہ احسان ہے کہ یہاں ہر طرح کے میوے دنیا بھر سے آتے رہیں گے۔ لہذا مکہ والوں کے لیے بھوک سے مرنے کا کوئی امکان نہیں۔

iii- جیسے ہوئے کار و بار، چلتی ہوئی تجارت اور مضبوط معیشت تباہی سے نہیں بچا سکتی۔ ماضی میں اپنی معیشت پر ناز کرنے والی گذشتہ قوموں کی تباہی و بربادی کی نہایت عبرتناک مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔ اُن کی تباہ شدہ بستیاں بہت کم ہی دوبارہ آباد ہوئیں۔

iv- اللہ تعالیٰ نے کسی بستی کو تباہ کرنے سے پہلے اُس میں رسول بھیجے۔ رسول کے آنے کے بعد بستی والوں کا معاملہ نازک ہو جاتا ہے۔ رسول اپنی واضح دعوت اور پاکیزہ کردار کے ذریعہ حجت تمام کر دیتے ہیں۔ پھر اُن کی دعوت کو جھٹلانے والے ظالم تباہ ہو کر رہتے ہیں۔ لہذا مکہ والوں کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔

آیات ۶۰ تا ۶۱

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## دنیا کے فائدے عارضی اور گھٹیا ہیں

وَمَا أُوتِيتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	اور جو بھی تمہیں دیا گیا ہے کسی چیز میں سے
فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا	سو وہ سامانِ عیش ہے دنیا کی زندگی کا اور اُسی کی زینت ہے
وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى	اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝۱۰	تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔
أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا	تو کیا وہ شخص جس سے ہم نے وعدہ کیا اچھا وعدہ
فَهُوَ لَا قِبَةَ	پھر وہ پانے والا ہے اُسے
كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	اُس کی طرح ہے جسے ہم نے فائدہ کے لیے دیا دنیا کی زندگی کا سامانِ عیش
ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝۱۱	پھر وہ روزِ قیامت ہو پکڑ کر حاضر کیے جانے والوں میں سے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ دنیا کا مال و اسباب وقتی بھی ہے اور گھٹیا بھی۔ آخرت کی نعمتیں دائمی اور اعلیٰ ہیں۔ وہ لوگ واقعی احمق ہیں جو دنیا میں اپنی معیشت کی خوشحالی کو حق کا ساتھ دینے پر ترجیح دیں۔ ایسے لوگ گھائلے کا سودا کرتے ہیں جو عارضی دنیا میں تو عیش کر لیں لیکن آخرت کی ہمیشہ ہمیش کی زندگی میں قیدی بن کر جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھتے رہیں۔ ایک عقل مند انسان لازماً اُس کو ترجیح دے گا کہ دنیا میں چند سال پابندیاں برداشت کر لے لیکن یہاں سے ایسی بھلائیاں کما کر لے جائے جو آخرت کی دائمی زندگی میں اُس کے لیے ہمیشہ کے عیش کا ذریعہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی عقل مندی عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۲ تا ۶۶

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## روزِ قیامت مشرکین کی بے بسی اور ذلت

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ	اور اُس روز اللہ پکارے گا انہیں
فَيَقُولُ اَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢١﴾	پھر پوچھے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم (میرا شریک ہونے کا) دعویٰ کیا کرتے تھے؟
قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ	کہیں گے وہ لوگ جن پر ثابت ہو گیا (اللہ کے عذاب کا) قول
رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ اَغْوَيْنَا	اے ہمارے رب! یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا
اَغْوَيْنَهُمْ كَمَا غَوَيْنَا	ہم نے گمراہ کیا انہیں جیسے ہم خود گمراہ ہوئے
تَبَرَّأْنَا اِلَيْكَ	ہم اعلانِ براءت کرتے ہیں آپ کے سامنے
مَا كَانُوا اِيَّاَنَا يَعْبُدُونَ ﴿٢٢﴾	وہ نہیں کیا کرتے تھے ہماری عبادت۔
وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ	اور کہا جائے گا پکارو اپنے شریکوں کو
فَدَعَوْهُمْ	پھر وہ پکاریں گے انہیں
فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ	اور وہ جواب نہیں دیں گے انہیں
وَرَأَوْا الْعَذَابَ	اور وہ دیکھیں گے عذاب
لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٢٣﴾	کاش کہ وہ ہدایت پالیتے۔
وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ	اور اُس روز اللہ پکارے گا انہیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾	پھر پوچھے گا کیا تم نے جواب دیا تھا رسولوں کو؟
فَعَبِثَ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ	تو تاریک ہو جائیں گی اُن پر تمام خبریں اُس روز
فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾	پھر وہ نہ ایک دوسرے سے پوچھ سکیں گے۔

یہ آیات روز قیامت مشرکین کی لاچارگی و ذلت کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ مشرکین سے پوچھے گا کہ کہاں ہیں تمہارے وہ خود ساختہ معبود جن کے بارے میں تم بڑا باختیار ہونے اور میرا شریک ہونے کا دعویٰ کیا کرتے تھے؟ مشرکین کے معبود ان باطل یعنی دنیا دار مذہبی و سیاسی پیشوا کہیں گے کہ ہم خود گمراہ تھے اور ہم نے ان کو بھی گمراہ کیا۔ البتہ یہ ہماری نہیں بلکہ اپنی نفسانی خواہشات کی بندگی کرتے تھے۔ نفسانی خواہشات کی تسکین کے لیے ہماری گمراہ کن باتوں کو قبول کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مشرکین سے کہے گا کہ پکارو اپنے معبودوں کو۔ وہ پکاریں گے لیکن پکار کا کوئی جواب نہ آئے گا۔ اب وہ عذاب کا سامنا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا اُن سے کہ تم نے میرے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا تھا؟ وہ شرم کے مارے نہ سراٹھا سکیں گے، نہ کوئی جواب دے سکیں گے اور نہ ہی کسی اور سے کچھ پوچھ سکیں گے۔

### آیت ۶۷

مشرکین کے لیے فلاح کا راستہ... سچی توبہ

فَأَمَّا مَنْ تَابَ	تو وہ جس نے توبہ کی
وَأَمَّنَ	اور ایمان لایا
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور عمل کیا اچھا
فَعَلَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾	پس امید ہے کہ وہ ہو گا کامیاب ہونے والوں میں سے۔

یہ آیت شرک جیسا جرم کرنے والوں کو بھی فلاح کا راستہ دکھا رہی ہے۔ وہ راستہ ہے سچی توبہ کرنا جس کا تقاضا یہ ہے کہ:

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



i- گناہ پر دلی ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بخشش کے لیے رجوع کیا جائے۔

ii- سچے دل سے کلمہ توحید پڑھ کر اپنے ایمان کی تجدید کی جائے۔

iii- احکامات شریعت کے مطابق عمل کر کے توبہ کی سچائی کا ثبوت پیش کیا جائے۔ احکامات شریعت پر عمل کا مظہر یہ بھی ہے کہ اگر کسی بندے کے ساتھ زیادتی کی ہے تو اُس کی تلافی کی جائے اور اُسے راضی کرنے کی کوشش کی جائے۔  
بشارت دی گئی کہ سچی توبہ کرنے والے ہمیشہ ہمیش کی کامیابی حاصل کر لیں گے۔

آیات ۶۸ تا ۷۰

اللہ سبحانہ تعالیٰ کی عالی شان عظمت

اور تمہارا رب پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے اور چن لیتا ہے (جسے چاہتا ہے)	وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ
نہیں ہے دوسروں کے لیے کوئی اختیار	مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ
پاک ہے اللہ اور بلند و برتر ہے اُن سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔	سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾
اور بے شک تمہارا رب جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اُن کے سینے	وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ
اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں	وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾
اور وہی اللہ ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے	وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
اُسی کے لئے ہے شکر دنیا میں اور آخرت میں	لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ

وَلَهُ الْحُكْمُ	اور اُسی کا حکم چلتا ہے
وَالْيَهُ تَرْجَعُونَ ﴿۲۰﴾	اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

سابقہ آیات میں معبودانِ باطل کی نفی کے بعد ان آیات میں معبودِ حقیقی کی عظمت بیان کی جا رہی ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی صفاتِ عالیہ کے حسبِ ذیل پہلو بیان کیے گئے:

i- وہ ہر شے کا خالق ہے اور جو چاہے تخلیق فرماتا ہے۔

ii- وہ جسے چاہتا ہے عزت و فضیلت سے نوازتا ہے۔

iii- کل اختیار اُسی کے لیے ہے اور اُس کے علاوہ کسی کے پاس کوئی اختیار نہیں۔

iv- وہ ہر طرح کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے۔

v- وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے، یہاں تک کہ اُسے معلوم ہے کہ ایک شخص کیا ظاہر کر رہا ہے اور کیا چھپا رہا ہے؟

vi- اس دنیا میں حمد کے لائق صرف وہی ہے اور آخرت میں بھی حمد اُسی کے لیے ہوگی۔

vii- دنیا اور آخرت میں فیصلہ کرنے اور اُسے نافذ کرنے کا اختیار اُسی کو حاصل ہے۔

viii- روزِ قیامت اُسی کی طرف سب لوٹائے جائیں گے اور ہر فرد کے لیے کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ بھی وہی فرمائے گا۔

ہم اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت کو حاصل کرنے سے عاجز ہیں لیکن دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر قسم کے شرک سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

### آیات ۱ تا ۷۳

سلسلہ روز و شب... اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت

قُلْ اَرَعَيْتُمْ	اے نبی! پوچھیے کیا تم دیکھتے ہو
-------------------	---------------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اگر طاری کر دے اللہ تم پر رات کو مسلسل روزِ قیامت تک	اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اَلَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰی يَوْمِ الْقِيَمَةِ
کون سا معبود ہے اللہ کے سوا جو لے آئے تمہارے پاس روشنی؟	مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاتِيْكُمْ بِضِيَاٍ
تو کیا تم سنتے نہیں ہو؟	اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝۴۱
اے نبی! پوچھیے کیا تم دیکھتے ہو	قُلْ اَرَاۤءَيْكُمْ
اگر طاری کر دے اللہ تم پر دن کو مسلسل روزِ قیامت تک	اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰی يَوْمِ الْقِيَمَةِ
کون سا معبود ہے اللہ کے سوا جو لے آئے تمہارے پاس رات تم آرام کرتے ہو جس میں؟	مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ
تو کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۴۲
اور یہ اللہ کی رحمت میں سے ہے کہ اُس نے بنائے تمہارے لئے دن اور رات	وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
تاکہ تم آرام کرو رات میں	لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ
اور تلاش کرو اللہ کے فضل میں سے (دن میں)	وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهِ
اور تاکہ تم شکر کرو۔	وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۴۳

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

سلسلہ روز و شب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی اور نعمت ہے۔ یہ رات اور دن کا نظام خود بخود نہیں چل رہا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ اگر وہ بندوں پر ہمیشہ کے لیے رات طاری کر دے تو کون دن کا اُجالا لاسکتا ہے؟ اسی طرح اگر وہ ہمیشہ کے لیے دن طاری کر دے تو کون ہے جو سکون دینے والی تاریکی برآمد کر سکتا ہے؟ بلاشبہ اُس نے رات انسانوں کے آرام کے لیے بنائی ہے اور دن مختلف سرگرمیوں کے لیے جدوجہد کی غرض سے بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۷۴ تا ۷۵

#### خود ساختہ معبود کام نہ آئیں گے

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ	اور اُس روز اللہ پکارے گا انہیں
فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ	پھر پوچھے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم (میرا شریک ہونے کا) دعویٰ کیا کرتے تھے؟
تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾	
وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا	اور ہم نکالیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ
فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ	پھر ہم کہیں گے لاؤ اپنی دلیل
فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ	تو وہ جان لیں گے کہ سچ بات اللہ ہی کی ہے
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يُفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾	اور کھو جائے گا اُن سے جو وہ گھڑتے رہے تھے جھوٹ۔

ان آیات میں ایک بار پھر یہ حقیقت ذہن نشین کرائی گئی کہ روز قیامت کوئی خود ساختہ معبود کام نہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ شرک کرنے والوں سے پوچھے گا کہ کہاں ہیں تمہارے من گھڑت معبود؟ پھر ہر امت کے رسول، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس امت پر گواہ بن کر

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

آئیں گے۔ وہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے اُمت تک توحید کی دعوت پہنچانے کا حق ادا کر دیا تھا۔ مشرکین کے پاس اپنے شرک کا کوئی جواز نہ ہوگا۔ بے بسی اور لاچارگی کے اُس عالم میں کوئی اُن کے کام نہ آئے گا۔

آیات ۷۶ تا ۷۷

قارون کو اہل خیر کی نصیحت

بے شک قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا	إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ
پس اُس نے سرکشی کی اُن پر	فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ
اور ہم نے دیے اُسے خزانے اتنے کہ بلاشبہ اُن کی چابیاں یقیناً مشکل سے اٹھتی تھیں ایک طاقتور جماعت سے	وَأَتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ
جب کہا اُس سے اُس کی قوم نے مت اترا	إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ
بے شک اللہ پسند نہیں فرماتا اترانے والوں کو	إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾
اور تلاش کر اُسے جو دیا ہے اللہ نے تجھے آخرت کا گھر	وَابْتَغِ فِيهَا أَثَرَ اللَّهِ الدَّارَ الْآخِرَةَ
اور مت بھول اپنا حصہ دنیا سے	وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا
اور بھلائی کر جیسے بھلائی کی اللہ نے تیرے ساتھ	وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ
اور مت خواہش کر فساد کی زمین میں	وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ
بے شک اللہ پسند نہیں فرماتا فساد کرنے والوں کو۔	إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

مال و دولت پر مرنے والوں اور اسی کو کامیابی کا معیار سمجھنے والوں کی عبرت کے لیے ان آیات سے قارون کے واقعہ کا بیان شروع ہوتا ہے۔ آگاہ کیا گیا کہ قارون کا تعلق حضرت موسیٰ کی قوم سے تھا۔ وہ دنیوی مفادات کی خاطر فرعون جیسے سفاک دشمن کا ایجنٹ بن کر اپنی ہی قوم پر ظلم کر رہا تھا۔ اُس کے مال و دولت کے خزانے اس قدر کثیر تھے کہ اُن کی محض کنجیوں کو اٹھانے کے لیے قوت والے مزدوروں کی بڑی نفری درکار ہوتی تھی۔ وہ اس دولت کے نشہ میں تکبر کر رہا تھا اور زمین میں ظلم و ستم کر کے فساد مچا رہا تھا۔ قوم کے اہل خیر نے اُسے نصیحت کی کہ:

- i- زمین میں ناحق تکبر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو تکبر کرنے والے ناپسند ہیں۔
- ii- دولت کے ذریعہ نیک کام کر کے آخرت کے لیے اجر و ثواب کی صورت پیدا کرو۔
- iii- بخل نہ کرو اور دولت سے دنیا کی جائز نعمتیں حاصل کر کے استفادہ کرو۔
- iv- جیسے اللہ تعالیٰ نے تم پر احسانات کیے ہیں تم بھی نیکیوں کے ذریعہ اُس کا شکر ادا کرو۔
- v- لوگوں پر ظلم و ستم کر کے زمین میں فساد نہ مچاؤ۔ اللہ تعالیٰ کو فساد کرنے والے پسند نہیں ہیں۔

### آیت ۷۸

#### اپنے علم اور قابلیت پر ناز

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي	کہا قارون نے مجھے دیا گیا ہے مال اُس علم کی بنا پر، جو میرے پاس ہے
أَوْ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ	اور کیا اُس نے نہیں جانا کہ اللہ ہلاک کر چکا ہے اُس سے پہلے کئی نسلیں
مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً	جو تھیں زیادہ طاقتور اُس سے
وَ أَكْثَرُ جَمْعًا	اور زیادہ تھیں مال جمع کرنے میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۷۸﴾

اور پوچھا نہیں جاتا ایسے مجرموں سے اُن کے گناہوں کے بارے میں۔

اہل خیر کی نصیحت کے جواب میں قارون نے اکر کر کہا کہ مجھے مال و دولت اپنے علم، صلاحیت اور قابلیت کی بنیاد پر حاصل ہوا ہے۔ گویا یہ مجھ پر کسی کا احسان نہیں بلکہ یہ میرا حق ہے جو مجھے ملا ہے۔ ارشاد ہوا کہ کیا وہ جانتا نہیں کہ ماضی میں کتنی قوموں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا حالانکہ وہ طاقت اور مال و دولت کے اعتبار سے کہیں آگے تھیں۔ پھر عذاب دیتے وقت مجرموں سے اُن کے گناہوں کا کوئی عذر یا جواز پوچھا نہیں جاتا۔ لہذا ہر آن ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔

آیات ۷۹ تا ۸۰

اللہ تعالیٰ کا انعام کسے ملے گا؟

فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ	پھر (ایک روز) نکلا قارون اپنی قوم کے سامنے اپنی زیب و زینت کے ساتھ
قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا	کہا اُن لوگوں نے جو چاہتے تھے دنیا کی زندگی
يَلَيْكَتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ	اے کاش! ہمارے لیے بھی ہوتا ویسا جیسا دیا گیا ہے قارون کو
إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۷۹﴾	بلاشبہ وہ ہے یقیناً بہت بڑے نصیب والا۔
وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ	اور کہا اُن لوگوں نے جنہیں علم دیا گیا تھا
وَيُكَلِّمُ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنَ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	افسوس ہے تم پر! اللہ کا عطا کردہ بدلہ بہتر ہے اُس کے لیے جو ایمان لایا اور اُس نے عمل کیا اچھا
وَلَا يُلْقِيهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿۸۰﴾	اور نہیں دی جاتی یہ نعمت مگر صبر کرنے والوں کو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قارون ایک روز اپنی پوری شان و شوکت سے شہر میں نمودار ہوا۔ دنیا داروں نے حسرت سے کہا کہ کاش ہمیں بھی قارون جیسا مال و دولت عطا ہو۔ ایسے میں علم حقیقت رکھنے والوں نے کہا کہ نہیں، اصل اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ انعام ہے۔ یہ انعام دنیا میں شریعت پر عمل سے ملنے والا سکون اور پاکیزہ روزی اور آخرت کی دائمی اور اعلیٰ نعمتوں سے بھری ہوئی جنت ہے۔ یہ انعام اُن خوش نصیبوں کو عطا کیا جائے گا جو ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ کر رہے ہوں۔ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت، اُس کی نافرمانی سے پرہیز اور حق کی راہ میں آنے والی مشقتوں پر صبر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سعادت عطا فرمائے۔ آمین! بقول اقبال

جنت تری پنہاں ہے ترے خونِ جگر میں

اے پیکرِ گل، کوششِ پیہم کی جزا دیکھ

آیات ۸۱ تا ۸۲

قارون کی عبرتناک بربادی

فَخَسَفْنَا بِهِ وَابَدَا لَهُ الْأَرْضَ	تو ہم نے دھنسا دیا اُسے اور اُس کے گھر کو زمین میں
فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُوهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ	پھر نہ تھی اُس کے لیے کوئی جماعت جو مدد کرتی اُس کی اللہ کے مقابلے میں
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُتَصَرِّينَ ﴿۸۱﴾	اور نہ وہ اس قابل تھا کہ ہوتا بدلہ لینے والوں میں سے۔
وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيَكَانَ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ	اور ہو گئے وہ لوگ جو تمنا کرتے تھے اُس جیسا ہونے کی کل تک
	کہنے لگے ارے! گویا اللہ ہی تو کشادہ کرتا ہے روزی جس کے لیے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَيَقْدِرُ	اور تنگ کرتا ہے (جس کے لیے چاہتا ہے)
لَوْ لَا اَنْ مِّنَ اللّٰهِ عَلَيْنَا	اگر اللہ نہ کرتا احسان ہم پر
لَخَسَفَ بَنَّا	تو دھنسا دیتا ہمیں بھی
وَيُكَانُّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٣﴾	ارے! بے شک کامیاب نہیں ہوا کرتے کافر۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ ایک روز قارون اپنے جملہ مال و اسباب کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اب کوئی اُس کا مددگار نہ تھا جو اُسے تباہی سے بچا سکتا اور نہ وہ خود اس قابل تھا کہ اس انجام کا بدلہ لے سکتا۔ وہی لوگ جو کل تک اُس کی طرح دولت مند بننے کی تمنا کر رہے تھے، آج اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ وہ اُس تباہی سے بچ گئے جو قارون پر آئی تھی۔ وہ جان گئے کہ کسی کو زیادہ رزق دینے کے معنی لازماً یہی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس سے بہت خوش ہے۔ اس کے برعکس کسی کا رزق تنگ ہے تو اس کے معنی لازماً یہی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہے۔ انہیں یہ غلط فہمی تھی کہ دنیوی خوشحالی اور دولت مندی ہی فلاح ہے اور وہ سمجھ رہے تھے کہ قارون بڑی فلاح پا رہا ہے۔ اب انہیں معلوم ہو گیا کہ حقیقی فلاح کسی اور ہی چیز کا نام ہے اور وہ کافروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ حقیقی فلاح اللہ تعالیٰ کے دیے پر راضی رہنے ہی میں ہے نہ کہ مال و دولت اور اقتدار و حکومت میں۔

### آیت ۸۳

#### آخرت کا حسین انجام کس کے لیے ہے؟

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ	یہ آخرت کا گھر، ہم خاص کر دیں گے اُسے اُن کے لیے جو نہیں چاہتے بڑا بننا زمین میں
وَلَا فَسَادًا	اور نہ ہی (چاہتے ہیں) فساد
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾	اور اچھا انجام پر ہیزگاروں کے لیے ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اس آیت میں رہنمائی دی گئی ہے کہ آخرت کا اجر و ثواب اور جنت کی نعمت ایسے لوگوں کے لیے ہے جو:

i- فرعون کی طرح زمین میں سرکشی، تکبر اور اپنی بڑائی قائم نہیں کرتے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ بن کر رہتے ہیں اور فرعون کی طرح اللہ کے بندوں کو اپنا بندہ بنا کر رکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

ii- قارون کی طرح زمین میں فساد نہیں مچاتے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اُس کے قوانین کی اطاعت سے نکل کر آدمی جو کچھ بھی کرتا ہے وہ سراسر فساد ہی فساد ہے۔ فساد کا ایک جزوہ ہے جو قارون کی طرح حرام طریقوں سے دولت سمیٹنے اور حرام راستوں میں خرچ کرنے سے برپا ہوتا ہے۔

آیت کے آخر میں ارشاد ہوا کہ روزِ قیامت حسین انجام اُن کے لیے ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزاں و ترساں رہنے والے اور اُس کی نافرمانیوں سے بچنے والے ہوں۔ گویا آخرت میں کامیابی کے لیے بڑائی اور فساد سے بچنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔

### آیت ۸۴

#### نیکی اور بدی کے نتیجہ کا فرق

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ	جو کوئی لائے گا ایک بھلائی
فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا	تو اُس کے لیے اُس سے بہتر بدلہ ہے
وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ	اور جو کوئی لائے گا ایک برائی
فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ	تو بدلہ نہیں دیا جائے گا اُن کو جو کر رہے ہیں برائیاں
إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۸۴﴾	مگر اُسی کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیت خوشخبری سنارہی ہے کہ جس شخص نے نیکی کی اور پھر اُس کی نیکی کسی گناہ کی وجہ سے ضائع نہ ہوئی تو اُسے روزِ قیامت کئی گنا اجر ملے گا۔ اِس کے برعکس جس بد نصیب نے برائی کی اور پھر اُس سے توبہ نہ کی تو اُسے برائی کا بالکل ویسا ہی بدلہ ملے گا۔

### آیت ۸۵

#### خدمتِ قرآن کا اعلیٰ صلہ

اے نبی! بے شک وہ اللہ جس نے فرض کیا ہے آپؐ پر قرآن (کی تبلیغ و اقامت)	إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
وہ ضرور واپس لانے والا ہے آپؐ کو آپؐ کی چاہت کی جگہ	لَرَأَدُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ
فرمائیے میرا ربؐ خوب جاننے والا ہے اُسے جو لایا ہے ہدایت	قُلْ رَبِّيَ أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ
اور اُسے جو کھلی گمراہی میں ہے۔	وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۸۵﴾

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو بشارت دی گئی کہ جس رب تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآن حکیم لوگوں تک پہنچانے اور اِس کے احکامات کے نفاذ کی بھاری ذمہ داری ڈالی ہے، وہ آپ ﷺ کو ضرور کامیابی کی اُن منازل تک پہنچائے گا جو آپ ﷺ کو پسند ہیں۔ دنیا میں آپ ﷺ ایک فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور آخرت میں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی قربت کے اعلیٰ ترین مقام یعنی مقام محمود پر فائز ہوں گے۔ البتہ دنیا میں وقتی طور پر مشکلات ہیں۔ کچھ لوگ آپ ﷺ کی تعلیمات قبول کر رہے ہیں اور کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کون کیا کر رہا ہے؟ وہ ہر ایک کو اُس کے عمل کے اعتبار سے بدلہ دے دے گا۔

### آیات ۸۶ تا ۸۸

#### باطل کے ساتھ سمجھوتا نہیں ہو سکتا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَى إِلَيْكَ الْكِتَابُ	اور اے نبی! آپ تو نہیں رکھتے تھے امید کہ نازل کی جائے گی آپ کی طرف کتاب
إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ	مگر رحمت ہے آپ کے رب کی طرف سے
فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِلْكَافِرِينَ ﴿٨٧﴾	سو آپ ہر گز نہ ہوں کافروں کے مددگار۔
وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ	اور وہ کسی صورت روکنے نہ پائیں آپ کو اللہ کی آیات سے
بَعْدَ إِذْ أُنْزِلَتْ إِلَيْكَ	اس کے بعد کہ وہ نازل کی گئی ہیں آپ کی طرف
وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ	اور بلائیے اپنے رب کی طرف
وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٨﴾	اور ہر گز نہ ہوں مشرکین میں سے۔
وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ	اور مت پکاریئے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ	ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اُس کی ذات کے
لَهُ الْحُكْمُ	اُسی کا حکم چلتا ہے
وَالِيهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٩﴾	اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

مکی دور کے آخر میں مشرکین کہہ آپ ﷺ کو پیشکش کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کچھ ہماری مان لیں اور ہم کچھ آپ ﷺ کی مان لیں گے۔ ایک معینہ مدت تک آپ ﷺ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں۔ پھر ہم اتنی ہی مدت آپ ﷺ کے معبود واحد کی عبادت کریں گے۔ ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ باطل کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبوت و رسالت اپنے خاص فضل سے عطا فرمائی ہے۔ اب اُس کے شکر کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ اُسی کے ہو کر رہیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور کافروں کے اتحادی نہ بنیں۔ خیال رکھیں کہ کہیں کافر آپ ﷺ کو شرک کی طرف آمادہ کر کے اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات سے پھیر نہ دیں۔ آپ ﷺ صرف اور صرف اُسی کی بندگی کریں۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی کی ذات ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہے، ہر فیصلہ کا اختیار اُسی کے پاس ہے اور روزِ قیامت اُسی کے سامنے حاضر ہونا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ عنکبوت

## صبر و استقامت کی تلقین

سورہ عنکبوت مکی دور میں ایک ایسے پس منظر میں نازل ہوئی جب کفار کی طرف سے اہل ایمان پر تشدد اور مار پیٹ کا بازار گرم تھا۔ اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو نرمی اور سختی دونوں ہی طرح سے صبر اور حق پر ڈٹے رہنے کی تلقین فرمائی۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۳ صبر و استقامت کی تلقین
- آیات ۱۴ تا ۲۰ صبر و استقامت کے حوالے سے رسولوں کی مثالیں
- آیات ۲۱ تا ۲۴ مشرکانہ تصورات کی حقیقت
- آیات ۲۵ تا ۶۹ اہل ایمان کے لیے ہدایات۔ مشرکین کے لیے وعیدیں

## آیات ۱ تا ۴

## صرف کلمہ پڑھ لینے سے جنت نہیں ملے گی

الف۔ لام۔ میم	اَلَمْ
کیا سمجھ لیا ہے لوگوں نے کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے	اَحْسِبَ النَّاسَ اَنْ يُّتْرَكُوْا
(اس پر) کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے	اَنْ يَقُوْلُوْا اٰمَنَّا
اور انہیں آزمایا نہ جائے گا۔	وَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۱
اور یقیناً ہم نے آزمایا تھا ان کو جو ان سے پہلے تھے	وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
پھر اللہ ظاہر کر کے رہے گا ان کو جو سچے ثابت ہوئے	فَلْيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور وہ ظاہر کر کے رہے گا جھوٹوں کو۔	وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَذِبِينَ ①
یا سمجھ لیا ہے اُن لوگوں نے جو کر رہے ہیں برے کام کہ وہ بچ کر نکل جائیں گے ہم سے	اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ اَنْ يَّسْفُقُوْنَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ②
برا ہے جو وہ فیصلہ کر رہے ہیں۔	

ان آیات میں خبردار کیا گیا کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ محض زبان سے ایمان کا اقرار انہیں جہنم سے بچالے گا اور جنت میں پہنچا دے گا۔ اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعہ ظاہر کر دے گا کہ کون صدقِ دل سے ایمان لایا ہے اور کون محض زبانی کلامی ایمان کا دعویدار ہے۔ ماضی میں قوموں کی آزمائش اللہ تعالیٰ کی اس سنت کی گواہ ہے۔ حق کے مخالفین نے نہ صرف زبان سے اہل حق کو ستایا بلکہ پانی و غذا کی بندش، قید و بند کی مشکلات اور تشدد اور مار پیٹ کے ذریعہ بھی شدید اذیتوں سے دوچار کیا۔ کئی مومنوں کو تڑپاڑپا کر شہید کر دیا گیا۔ اب بھی حق کی راہ پر چلنے والوں کو ایسے حالات کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ البتہ جن ظالموں کے تشدد سے اہل ایمان کی آزمائش ہو رہی ہے، وہ کان کھول کر سن لیں کہ وہ بدترین انجام سے دوچار ہو کر رہیں گے۔

### آیات ۵ تا ۷

تربیت کے لیے نرمی اور سختی دونوں ضروری ہیں

جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ سے ملنے کی	مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ
تو بے شک اللہ کا مقرر کردہ وقت یقیناً آنے والا ہے	فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ
اور وہی تو سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ⑤
اور جو کوئی جہاد کرتا ہے	وَمَنْ جَاهَدَ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاَلَمْ نَكُ اِيجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ	تو بلاشبہ وہ تو جہاد کرتا ہے اپنے ہی لیے
اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ①	بے شک اللہ بے نیاز ہے تمام جہان والوں سے۔
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اور وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور انہوں نے عمل کیے اچھے
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ	ہم ضرور دور کر دیں گے اُن سے اُن کی برائیاں
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ②	اور ہم ضرور بدلہ دیں گے انہیں بہترین اُس کا جو عمل وہ کرتے رہے ہیں۔

یہ آیات اہل ایمان کو آزمائش میں ڈٹ جانے کی ہدایت دے رہی ہیں۔ البتہ اُن کی تربیت کے لیے نرمی اور سختی دونوں اسلوب اختیار کیے گئے ہیں۔ سختی کے اعتبار سے آگاہ کیا گیا کہ جو لوگ بھی دین پر استقامت کے لیے مشقت اٹھا رہے ہیں وہ اپنے ہی اجر و ثواب کا سامان کر رہے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ نرمی کے اسلوب میں بشارت دی گئی کہ جو لوگ بھی آج تشدد اور اذیتوں کا سامنا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے حال سے واقف ہے۔ عنقریب انہیں اس صبر و استقامت کا بھرپور صلہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُن کے گناہ معاف فرمادے گا اور اُن کے حق پر ڈٹے رہنے اور دوسروں کو بھی دین حق کی دعوت دینے کے عمل کا بہترین بدلہ عطا فرمائے گا۔

### آیات ۸ تا ۹

#### والدین کی طرف سے شرک کرنے کا حکم

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا	اور ہم نے وصیت کی انسان کو اُس کے والدین کے ساتھ بھلائی کی
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَإِنْ جَاهِلْكَ	اور اگر وہ دونوں مجبور کریں تمہیں
لِتُشْرِكَ بِىْ	کہ تم شریک کرو کسی کو میرے ساتھ
مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ	نہیں ہے تمہارے پاس جس کے لیے کوئی علم
فَلَا تُطِعْهُمَا	تومت کہنا مانو اُن کا
إِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ	میری طرف ہی لوٹنا ہے تم سب کو
فَأَنبِئْكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۸	تو میں بتا دوں گا تمہیں وہ جو تم کیا کرتے تھے۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا	اور وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور اُنہوں نے عمل کیے اچھے
لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ۝۹	ہم ضرور شامل فرمادیں گے اُنہیں نیک لوگوں میں۔

ان آیات میں اُن نوجوانوں کے مسئلہ کے حوالے سے رہنمائی دی گئی جنہیں اُن کے والدین شرک کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم اللہ ہی نے دیا ہے۔ البتہ اگر وہ شرک یا شریعت کی کسی نافرمانی پر مجبور کریں تو اب اُن کی بات نہیں مانی جائے گی۔ حدیث نبوی ﷺ کے مطابق :

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (ابوداؤد)

"اطاعت نہیں کی جائے گی مخلوق کی خالق کی نافرمانی میں۔"

روزِ قیامت اولاد اور والدین سب اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ ہر ایک کو اُس کے کیے کا بدلہ دے دیا جائے گا۔ دنیا میں اگر والدین ناراض ہو کر اولاد کو علیحدہ کر دیں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے حق کے علمبرداروں کو نیک لوگوں کی پاکیزہ صحبت عطا فرمادے گا۔ سیدنا مصعب بن عمیرؓ کو مشرک والدہ نے گھر سے نکال دیا لیکن اب اُنہیں نبی اکرم ﷺ کی مبارک

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

رفاقت حاصل ہو گئی۔ تربیت نبوی ﷺ کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے صحابہ کرام میں سے سب سے پہلے مکہ سے باہر جا کر قرآن کے مبلغ بننے کی سعادت حاصل کی۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ تبلیغ قرآن کے لیے بھیجا۔ آپ نے اپنی مؤثر تبلیغ کے ذریعہ ایک سال کے دوران ۷۲ مردوں اور ۳ خواتین کو دائرۃ اسلام میں لانے کا شرف حاصل کیا۔

### آیات ۱۰ تا ۱۱

اللہ ظاہر فرمادے گا کہ کون مومن ہے اور کون منافق؟

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ	اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	ہم ایمان لائے اللہ پر
فَاِذَا اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ	پھر جب اُسے ستایا جاتا ہے اللہ کی راہ میں
جَعَلَ فِتْنَةً لِلنَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ	وہ ٹھہرتا لوگوں کی طرف سے ستانے کو اللہ کے عذاب کی طرح
وَلٰٓئِن جَآءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ	اور اگر آجائے کوئی مدد تمہارے رب کی طرف سے
لَيَقُولَنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ	تو وہ ضرور کہیں گے کہ بے شک ہم تو تمہارے ساتھ تھے
اَوْ لَيَسَّ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰	تو کیا اللہ زیادہ باخبر نہیں ہے اس سے جو کچھ جہان والوں کے سینوں میں ہے؟
وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اور اللہ ظاہر کر کے رہے گا اُن کو جو ایمان لائے
وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱	اور وہ ظاہر کر کے رہے گا منافقوں کو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات منافقانہ کردار واضح کر رہی ہیں۔ جہاں سہولتیں اور فوائد ہوں وہاں منافق ساتھ دیتا ہے اور جہاں مال و جان کی قربانی کا معاملہ آئے منافق پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ ان آیات میں خبردار کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ آزمائشوں کے ذریعہ ہر کلمہ گو مسلمان کے حقیقی کردار کو ظاہر فرمادے گا۔ حق کی خاطر جان و مال کی بازی لگانے والے مومن ثابت ہوں گے اور دنیا کی خاطر، دین کے لیے قربانیوں سے گریز کرنے والے منافق قرار پائیں گے۔

### آیات ۱۲ تا ۱۳

#### نوجوانوں کے لیے کافر بزرگوں کا فریب

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا	اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا
لِلَّذِينَ آمَنُوا	اُن لوگوں سے جو ایمان لائے
اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا	پیروی کرو ہمارے راستے کی
وَلْنَحْمِلْ خَطِيئَكُمْ	اور ہم اٹھالیں گے تمہاری خطائیں
وَمَا هُمْ بِحَمِلِينَ مِنْ خَطِيئِهِمْ مِنْ شَيْءٍ	اور نہیں ہیں وہ اٹھانے والے اُن کی خطاؤں میں سے کچھ بھی
اِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۱۲﴾	بلاشبہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔
وَلِيَحْمِلَنَّ اَثْقَالَهُمْ	اور وہ لازماً اٹھائیں گے اپنے بوجھ
وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ	اور کچھ دوسرے بوجھ اپنے بوجھوں کے ساتھ
وَلَيَسْأَلَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳﴾	اور ضرور اُن سے پوچھا جائے گا قیامت کے دن اُس کے بارے میں جو وہ گھڑتے رہے جھوٹ۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

مشرکین مکہ کے بڑے بوڑھے نوجوانوں کو بڑے میٹھے انداز میں سمجھاتے تھے کہ محمد ﷺ کی بات نہ مانو، ہمارے راستے پر چلو۔ اگر ہمارے راستے پر چلنا گناہ ہے تو ہم روزِ قیامت یہ گناہ اپنے سر لے لیں گے۔ ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ قیامت کے روز کوئی کسی کا گناہ اپنے ذمہ نہ لے سکے گا۔ اگر توبہ نہ کی تو ہر ایک کو اپنے کیے ہوئے گناہ کی سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ البتہ گمراہ کرنے والوں کو دگنی سزا ملے گی۔ اپنی گمراہی کا وبال بھی اُن پر آئے گا اور دوسروں کو گمراہ کرنے کا عذاب بھی جھیلنا پڑے گا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

" جس نے کسی بھلائی کو جاری کیا پھر اُس پر عمل کیا تو اُس کے لیے اجر ہے اور اُس کا اجر بھی ہے جس نے اس بھلائی پر عمل کیا، عمل کرنے والے کے اجر میں کمی کیے بغیر۔ اور جس نے کسی برائی کو جاری کیا پھر اُس پر عمل کیا تو اُس کے لیے وبال ہے اور اُس کا وبال بھی ہے جس نے اس برائی پر عمل کیا عمل کرنے والے کے وبال میں کمی کیے بغیر۔" (ابن ماجہ)

### آیات ۱۴ تا ۱۵

#### حضرت نوحؑ کی استقامت

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ	اور یقیناً ہم نے بھیجا نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف
فَاكْبَثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا	تو وہ رہے اُن میں پچاس کم ہزار برس
فَاخَذَهُمُ الطُّوفَانُ	پھر آپکڑا قوم کو طوفان نے
وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٤﴾	جبکہ وہ ظالم تھے۔
فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ	پھر ہم نے بچا لیا نوحؑ کو اور کشتی والوں کو
وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ﴿١٥﴾	اور ہم نے بنادیا کشتی کو ایک نشانی تمام جہان والوں کے لیے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ حضرت نوحؑ اپنی قوم کے درمیان ۹۵۰ برس تک رہے اور انہیں حق کی دعوت دیتے رہے۔ قوم نے حق کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور حضرت نوحؑ کے خلاف بڑی بڑی سازشیں کیں۔ حضرت نوحؑ بڑی استقامت کے ساتھ حق کی راہ میں ڈٹے رہے۔ آخر کار ایک طوفان کے ذریعے مخالفین حق کو ہلاک کر دیا گیا۔ حضرت نوحؑ اور اہل حق اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک کشتی میں سوار ہو گئے اور طوفان کے شر سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے ایک یادگار بنادیا۔ مکہ میں ظالموں کے ظلم و ستم کا شکار ہونے والے مومنوں کو یہاں پیغام دیا گیا کہ تمہیں تو ابھی چند برس ہی ظلم و ستم سہتے اور ایک گمراہ قوم کی ہٹ دھرمیاں برداشت کرتے گزرے ہیں، ذرا ہمارے بندے نوحؑ کے صبر و ثبات اور عزم و استقلال کو دیکھو جنہوں نے نو سو پچاس برس تک ان مصائب کا مقابلہ کیا۔

### آیات ۱۸ تا ۱۶

#### حضرت ابراہیمؑ کی دعوت

اور (ہم نے بھیجا) ابراہیمؑ کو جب انہوں نے کہا اپنی قوم سے	وَ اِبْرٰهٖمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ
عبادت کرو اللہ کی اور بچو اُس کی نافرمانی سے	اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ
یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم جانتے ہو۔	ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾
بے شک تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سو چند بتوں ہی کی	اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا
اور تم گھڑتے ہو سراسر جھوٹ	وَ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا
بلاشبہ جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا اختیار نہیں رکھتے تمہارے لیے کسی رزق کا	اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَبْلُکُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ	سو تم تلاش کرو اللہ کے ہاں ہی رزق
وَاعْبُدُوهُ	اور عبادت کرو اُس کی
وَأَشْكُرُوا لَهُ	اور اُس کا شکر کرو
إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۱۷﴾	اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔
وَأِنْ تُكَذِّبُوا	اور اگر تم جھٹلاؤ
فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ	تو جھٹلا چکی ہیں کئی امتیں تم سے پہلے
وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۱۸﴾	اور نہیں ہے رسول کے ذمہ مگر صاف صاف پہنچا دینا۔

حضرت ابراہیمؑ نے طویل عرصہ تک اپنی قوم کو دعوتِ حق دی جس کا لب لباب یہ تھا :

- i- صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اُس کی نافرمانی سے بچو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔
- ii- اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر تمام معبود خود ساختہ یعنی تمہارے اپنے گھڑے ہوئے ہیں اور اُن کی کوئی حقیقت نہیں۔
- iii- تم باطل معبودوں کی عبادت کے حوالے سے نفع یا نقصان کی جو داستانیں بیان کرتے ہو وہ سب جھوٹی ہیں۔
- iv- انسانوں کو رزق اور تمام ضروریات اللہ تعالیٰ فراہم کرتا ہے۔ لہذا اُسی کا شکر ادا کرو اور اُس کے ساتھ من گھڑت معبودوں کو مت شریک کرو۔
- v- کوئی چاہے نہ چاہے اُسے اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہونا ہے اور اُس کے لیے ہمیشہ ہمیش کی جنت یا جہنم کا فیصلہ اُسی نے کرنا ہے۔

ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

vi- اگر تم نے دعوتِ حق کو جھٹلادیا تو یہ روش ماضی میں بھی کئی قوموں نے اختیار کی تھی۔ رسولوں کی ذمہ داری صاف صاف حق کا پیغام پہنچا دینا ہے لوگوں سے منوانا نہیں۔ البتہ جو لوگ حق سے اعراض کریں گے وہ دنیا کی رسوائی اور آخرت کے شدید عذاب سے دوچار ہو کر رہیں گے۔

### آیات ۱۹ تا ۲۳

#### تمام انسانوں کے لیے درسِ عبرت

اَوَلَمْ يَرَوْا	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا
كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ	کیسے ابتدا کرتا ہے اللہ تخلیق کی
ثُمَّ يُعِيدُهُ	پھر وہ دُہرائے گا اُسے
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۱۹	بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔
قُلْ سِيرُوْا فِي الْاَرْضِ	اے نبی! فرمائیے چلو پھر زمین میں
فَاَنْظُرُوْا كَيْفَ بَدَا الْخَلْقَ	پھر دیکھو کیسے اُس نے ابتدا کی تخلیق کی
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشَاةَ الْاٰخِرَةَ	پھر اللہ ہی پیدا کرے گا اُسے دوسری پیدائش میں
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۰	بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ	وہ عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے
وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاءُ	اور رحم کرتا ہے جس پر چاہتا ہے
وَ اِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝۲۱	اور اُسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْاَرْضِ	اور تم نہیں ہو بے بس کرنے والے (اللہ کو) زمین میں
وَلَا فِي السَّمَاۗءِ	اور نہ ہی آسمان میں
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ۝۲۱	اور نہیں ہے تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔
وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِآيٰتِ اللّٰهِ	اور جنہوں نے انکار کیا اللہ کی آیات کا
وَلِقَآئِهٖ	اور اُس کی ملاقات کا
اُوۡلٰٓئِكَ يَسُۡوۡا مِنْ رَّحْمٰتِيۡ	وہ ناامید ہو چکے ہیں میری رحمت سے
وَاُوۡلٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝۲۲	اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ان آیات میں تمام انسانوں کو غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے :

i- اللہ تعالیٰ نے کائنات میں کیسی کیسی مخلوقات بنائی ہیں۔ وہ اللہ تمہیں دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ اُس کے لیے ایسا کرنا انتہائی آسان ہے۔

ii- روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہاری حاضری ہو کر رہے گی۔ وہ جسے چاہے گا عذاب دے گا اور جسے چاہے گا بخش دے گا۔

iii- کوئی مخلوق زمین یا آسمان میں کہیں بھاگ کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتی۔ نہ ہی کوئی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس کی مدد کرنے والا یا حمایتی ہوگا۔

iv- جو بد نصیب اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تعلیمات اور آخرت میں اُس کے سامنے حاضری کا انکار کر رہے ہیں، وہ اُس کی رحمت سے مایوس ہوں گے اور دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۲۴ تا ۲۷

## حضرت ابراہیمؑ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ	پھر نہ تھا جواب ابراہیمؑ کی قوم کا
إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ	مگر یہ کہ انہوں نے کہا قتل کر دو انہیں یا جلادو انہیں
فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ	تو بچا لیا انہیں اللہ نے آگ سے
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾	بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔
وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا	اور فرمایا ابراہیمؑ نے بے شک تم نے جو بنائے ہیں اللہ کے سوا بت
مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	آپس کی دوستی کی وجہ سے ہیں دنیا کی زندگی میں
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ	پھر قیامت کے دن انکار کرے گا تم میں سے ایک دوسرے کا
وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا	اور لعنت کرے گا تم میں سے ایک دوسرے پر
وَمَاؤُكُمْ النَّارُ	اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے
وَمَا لَكُم مِّن نَّصِيرِينَ ﴿٢٥﴾	اور نہ ہوگا تمہارے لیے کوئی مددگار۔
فَأَمَّنَ لَهُ لُوطٌ	تو دعوت قبول کر لی ابراہیمؑ کی لوطؑ نے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ	فرمایا ابراہیمؑ نے بے شک میں ہجرت کرنے والا ہوں اپنے رب کی طرف
اِنَّهُ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۲۱	بلاشبہ وہی زبردست ہے کمالِ حکمت والا۔
وَوَهَبْنَا لَهُ اِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ	اور ہم نے عطا کیے انہیں اسحاق اور یعقوبؑ
وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النَّبُوَّةَ وَالْکِتٰبَ	اور ہم نے رکھ دی اُن کی اولاد میں نبوت اور کتاب
وَاٰتٰیْنٰهُ اَجْرًا فِی الدُّنْیَا	اور ہم نے دیا انہیں اُن کا اجر دنیا میں
وَ اِنَّهُ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۲۲	اور بے شک وہ آخرت میں یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔

حضرت ابراہیمؑ کی قوم نے اُن کی دعوت کو جھٹلایا اور اُنہیں دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے آگ کو گل و گلزار بنادیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے قوم کو آگاہ کیا کہ تم جانتے ہو کہ مٹی کے بنائے ہوئے بت تمہارے کچھ کام نہیں آسکتے۔ لیکن یہ دنیا کی رشتہ داریوں اور تعلقات کے بندھن ہیں جن کی وجہ سے تم باطل تصورات پر اڑے ہوئے ہو۔ ایک دوسرے سے وابستہ مفادات اور ایک دوسرے کی ناراضگی کا خوف ہے جو تمہارے پاؤں کی بیڑی بن چکا ہے۔ اب تم جان بوجھ کر حق کی طرف آنے سے اعراض کر رہے ہو۔ البتہ جان لو کہ قیامت کے دن کوئی تعلق کام نہ آئے گا۔ گمراہی میں مبتلا دوست اور رشتہ دار ایک دوسرے پر لعنت کریں گے اور ایک دوسرے کو اپنی گمراہی کا ذمہ دار قرار دیں گے۔ وہاں تم سب کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہوگی اور کوئی تمہاری مدد کے لیے نہ آئے گا۔

حضرت ابراہیمؑ نے جب محسوس کیا کہ اس قوم سے کسی بھلائی کی توقع نہیں تو آپ نے وہاں سے ہجرت فرمائی۔ حضرت لوطؑ آپ پر ایمان لائے اور ساتھ ہی ہجرت کی۔ حضرت ابراہیمؑ مشرک رشتہ داروں سے کٹے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسحقؑ جیسا بیٹا اور یعقوبؑ جیسا پوتا عطا فرمایا۔ پھر اُن کی نسل میں نبوت کا سلسلہ جاری فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں اس طرح نوازا کہ چار ہزار

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

برس سے اُن کا نام روشن ہے اور قیامت تک رہے گا۔ تمام مسلمان، عیسائی اور یہودی اُنہیں اپنا امام مانتے ہیں۔ پھر آخرت میں بھی وہ اعلیٰ مقام پر فائز ہوں گے۔

### آیات ۲۸ تا ۳۰

### قوم لوطؑ کی خباثت

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ	اور (یاد کرو) لوطؑ کو جب اُنہوں نے فرمایا اپنی قوم سے
إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ	بے شک تم تو کرتے ہو وہ بے حیائی کا کام
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿٢٨﴾	نہیں کیا تم سے پہلے جسے کسی نے بھی جہان والوں میں سے۔
إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ	کیا تم (شہوت کے مارے) آتے ہو مردوں پر
وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ	اور کاٹتے ہو (بقائے نسل کے اصل) راستے کو
وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرَ	اور کرتے ہو اپنی مجلسوں میں برے کام
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ	تو نہ تھا جواب اُن کی قوم کا
إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ	مگر یہ کہ اُنہوں نے کہا لے آؤ ہم پر اللہ کا عذاب
إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿٢٩﴾	اگر تم سچوں میں سے ہو۔
قَالَ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ﴿٣٠﴾	عرض کی لوطؑ نے اے میرے رب! مدد فرما میری فسادی لوگوں کے خلاف۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ تاریخ انسانی میں ہم جنس پرستی جیسے فتنہ جرم کا ارتکاب سب سے پہلے قوم لوطؑ نے کیا۔ وہ بد بخت بھری محفلوں میں اس جرم کا ارتکاب کرتے تھے۔ حضرت لوطؑ نے اُن کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ سرکشی کی اس انتہا کو پہنچے کہ حضرت لوطؑ سے مطالبہ کرنے لگے کہ ہم پر اللہ کا قہر نازل کر کے اپنی رسالت کی سچائی کا ثبوت پیش کرو۔ حضرت لوطؑ نے اللہ تعالیٰ سے اس سرکش قوم کے مقابلہ میں مدد کرنے کی التجا کی۔

### آیات ۳۱ تا ۳۵

#### قوم لوط کا برا انجام

اور جب لائے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری	وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهٖمَ بِالْبُشْرٰی
کہنے لگے بے شک ہم ہلاک کرنے والے ہیں اس بستی کے رہنے والوں کو	قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ
بے شک اس بستی کے رہنے والے ظالم ہیں۔	اِنَّ اَهْلَهَا کَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾
فرمایا ابراہیمؑ نے اس بستی میں تو لوطؑ بھی ہیں	قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا
کہا فرشتوں نے ہم خوب جاننے والے ہیں انہیں جو اس بستی میں ہیں	قَالُوْۤا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا
ہم ضرور پچالیں گے لوطؑ کو اور اُن کے گھر والوں کو	لَنَنْجِیْنَهٗ وَاَهْلَهٗ
سوائے اُن کی بیوی کے	اِلَّا اَمْرًاۤتَهٗ
وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔	كَانَتْ مِنَ الْغٰیِبِیْنَ ﴿۳۲﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا	اور جب آئے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس
سَيِّئًا بِهِمْ	وہ غمگین ہوئے اُن کی وجہ سے
وَصَاقَ بِهِمْ ذُرْعًا	اور تنگ ہوئے اُن کی وجہ سے دل میں
وَقَالُوا لَا تَخَفْ	کہا فرشتوں نے مت ڈریئے
وَلَا تَحْزَنْ	اور نہ ہی غم کیجئے
اِنَّا مُنْجُوكَ وَاهْلَكَ	بے شک ہم بچالیں گے آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو
اِلَّا امْرَاَتَكَ	سوائے آپ کی بیوی کے
كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٢﴾	وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلَىٰ اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ	بے شک ہم نازل کرنے والے ہیں اِس بستی کے رہنے والوں پر
رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ	عذاب آسمان سے
بِمَا كَانُوا يَفْسُقُوْنَ ﴿٣٣﴾	اِس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے۔
وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً	اور یقیناً ہم نے چھوڑی اُس بستی میں
بَيِّنَةً	ایک واضح نشانی
لِقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ ﴿٣٤﴾	اُن کے لیے جو سمجھتے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اللہ تعالیٰ نے قوم لوطؑ پر عذاب نازل کرنے کے لیے فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی صورت میں بھیجا۔ وہ فرشتے پہلے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور انہیں حضرت اسحاقؑ کی ولادت کی بشارت دی۔ پھر بتایا کہ ہم قوم لوط کو تباہ کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے چاہا کہ اُس ظالم قوم کو سنبھلنے کے لیے کچھ مزید مہلت مل جائے۔ مگر اُن کی یہ خواہش پوری نہیں کی گئی کیونکہ اُس قوم پر عذابِ الہی کا نزول طے ہو چکا تھا۔ جب فرشتے حضرت لوطؑ کے پاس آئے تو وہ انہیں خوبصورت لڑکوں کی صورت میں دیکھ کر گھبرائے۔ انہیں قوم کی طرف سے ان مہمانوں کے ساتھ بری حرکت کا اندیشہ تھا۔ فرشتوں نے انہیں اپنی حقیقت بتا کر تسلی دی۔ پھر قوم پر عذاب کے فیصلہ سے آگاہ کیا اور بتایا کہ آپ اپنے اہل خانہ سمیت اس عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ البتہ آپ کی بیوی کی ہمدردیاں فاسق قوم کے ساتھ ہیں اور اُس کا انجام بھی اُن کے ساتھ ہی ہوگا۔ اُس بد بخت قوم کی بستی کو الٹ دیا گیا اور اوپر سے کنکریوں کی بارش برسائی گئی۔ طویل عرصہ تک اُن کی بستی کے کھنڈرات بعد میں آنے والی قوموں کے لیے نشانِ عبرت بنے رہے۔

### آیات ۳۶ تا ۳۹

#### مجرم قوموں کی عبرتناک مثالیں

وَ اِلٰی مَدَیْنٍ اَخَاهُمْ شُعَبِیًّا	اور (ہم نے بھیجا) مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو
فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	تو اُنہوں نے فرمایا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی
وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ	اور امید رکھو آخرت کے دن کی
وَلَا تَعْتَوُوا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۶﴾	اور مت پھرو زمین میں فساد کی بن کر۔
فَكَذَّبُوهُ	تو اُنہوں نے جھٹلادیا شعیب کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	تو پکڑ لیا انہیں زلزلے نے
فَاَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جُثَيِّنَ ۝۳۷	تو وہ ہو گئے اپنے گھر میں اوندھے گرے ہوئے۔
وَعَادًا وَثُمُودَ	اور (ہم نے برباد کیا) عاد اور ثمود کو
وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسْكِنِهِمُ	اور واضح ہو چکے ہیں تمہارے لیے اُن کے (تباہ شدہ) مکانات
وَزَيْنَ لَّهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ	اور خوشنما کر دیا اُن کے لیے شیطان نے اُن کے اعمال کو
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ	اور اُس نے روک دیا انہیں سیدھی راہ سے
وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ۝۳۸	حالانکہ وہ سمجھدار تھے۔
وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ	اور (ہم نے ہلاک کیا) قارون، فرعون اور ہامان کو
وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُّوسٰى بِالْبَيِّنٰتِ	اور بلاشبہ لائے تھے اُن کے پاس موسیٰ واضح نشانیاں
فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْاَرْضِ	تو انہوں نے تکبر کیا زمین میں
وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ۝۳۹	اور وہ نہیں تھے بچ نکلنے والے۔

ان آیات میں چار مجرم قوموں کی روش بطور عبرت پیش کی گئی ہے۔ اصحابِ مدین نے سیدنا شعیبؑ کی دعوتِ حق کو جھٹلایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک زلزلہ کے ذریعہ انہیں برباد کر دیا۔ قوم عاد اور قوم ثمود نے باوجود سمجھدار ہونے کے رسولوں کی واضح تعلیمات کو قبول نہ کیا اور شیطان کی بھائی ہوئی احمقانہ روش کو اختیار کر کے خسارے کا سودا کیا۔ فرعون، ہامان اور قارون نے سیدنا موسیٰؑ کے واضح معجزوں کو جادو قرار دے دیا اور انتہائی تکبر کے ساتھ حق کی دعوت کو رد کر دیا۔ البتہ وہ اللہ کی قدرت کے سامنے نہ ٹھہر سکے اور تباہی کا شکار ہوئے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۴۰

## عذاب کی چار صورتیں

فَكَرًّا أَخَذْنَا بِذُنُوبِهِ	تو ہر ایک کو ہم نے پکڑا اُس کے گناہ کی وجہ سے
فَبَنَيْنَاهُمْ مِّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا	پھر اُن میں سے کوئی وہ تھا ہم نے بھیجی جس پر پتھر اڈوا لی ہوا
وَمِنْهُمْ مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ	اور اُن میں سے کوئی وہ تھا پکڑ لیا جسے ایک ہولناک آواز نے
وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ	اور اُن میں سے کوئی وہ تھا ہم نے دھنسا دیا جسے زمین میں
وَمِنْهُمْ مَّنْ أَغْرَقْنَا	اور اُن میں سے کوئی وہ تھا جسے ہم نے غرق کر دیا
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ	اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرتا اُن پر
وَلَكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۴۰﴾	اور لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔

اس آیت میں عذاب کی چار صورتیں بیان ہوئیں جن کے ذریعہ بڑی بڑی تہذیبوں کو ملیا میٹ کر دیا گیا:

i - تیز آندھی جس کے ذریعہ ظالم قوموں پر کنکریاں برسائی گئیں۔ حضرت لوطؑ کی قوم پر یہی عذاب آیا۔

ii - زلزلہ جس کے ذریعہ قومِ شمود اور اصحابِ مدین کو ہلاک کیا گیا۔

iii - زمین میں دھنسا دینا جس کے ذریعہ قارون کو نیست و نابود کیا گیا۔

iv - طوفان یا سمندر میں غرق کر دینا جیسا کہ قومِ نوحؑ اور آلِ فرعون کو تباہی سے دوچار کیا گیا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



قوموں پر عذاب اُن کے اپنے سیاہ کرتوتوں کی وجہ سے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے رسولوں کے ذریعہ اُنہیں سیدھی راہ پر لانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی لیکن اُنہوں نے دنیا کے وقتی مفادات کو ترجیح دی اور رسولوں کی دعوت کو رد کر دیا۔ اپنی بربادی و تباہی کے وہ خود ذمہ دار تھے اور اللہ تعالیٰ نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

آیات ۴۱ تا ۴۴

### شرک کی حقیقت... مکڑی کا جال

اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے بنا رکھے ہیں اللہ کے سوا اور مددگار	مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ اَوْلِيَاءَ
مکڑی کی مثال جیسی ہے	كَمَثَلِ الْعُنْكُبُوتِ
جس نے بنایا ایک گھر	اِتَّخَذَتْ بَيْتًا
حالانکہ بے شک سب گھروں میں زیادہ کمزور یقیناً مکڑی کا گھر ہے	وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعُنْكُبُوتِ
کاش! وہ جان لیتے۔	لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۴۱﴾
بے شک اللہ جانتا ہے اُنہیں جن کو وہ پکارتے ہیں اُس کے سوا کسی بھی چیز میں سے	اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ
اور وہی زبردست ہے کمالِ حکمت والا۔	وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۴۲﴾
اور یہ مثالیں، ہم بیان کرتے ہیں انہیں لوگوں کے لیے	وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
اور نہیں سمجھتے انہیں مگر وہی جو علم رکھتے ہیں۔	وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعُلَمَاءُ ﴿۴۳﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ	بنایا ہے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بامقصد
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۳	بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے مومنوں کے لیے۔

ان آیات میں شرک کے جرم کی حقیقت واضح کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر معبودوں سے کسی چیز کی امید یا ان پر اعتماد کرنا بالکل اسی طرح ہے جیسے کسی مکڑی کا جال بنانا۔ مکڑی کا جال جس طرح انتہائی کمزور ہوتا ہے بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور پر بھروسہ اور اعتماد بھی بے فائدہ اور ناپائیدار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مشرکین کے خود ساختہ معبودوں کی لاچارگی اور بے بسی سے خوب واقف ہے۔ زبردست اور کمال حکمت کا پیکر صرف وہی ہے۔ وہ گمراہ کن تصورات اور طرزِ عمل کو واضح مثالوں کے ذریعہ بیان کرتا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت ان مثالوں پر غور نہیں کرتی، گویا

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے بامقصد بنائی ہے۔ ہر شے کا مقصد ہے اُس کے حکم کے مطابق کام کرنا۔ انسانوں کی خیر بھی اسی میں ہے کہ وہ اُس کے عطا کردہ اختیار کو اُس کی اطاعت اور بندگی میں استعمال کریں۔ یہ طرزِ عمل اُن کی دنیا و آخرت دونوں ہی کو سنوار دے گا۔ البتہ یہ سعادت اُسی کو حاصل ہوگی جو قرآنِ حکیم کے بیان کردہ حقائق پر ایمان رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان حقائق پر یقین کی نعمت عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---